کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ

نور العرفان

بریلی مکتبِ فکر کے بانی
مولوی احمد رضا خان کے
ترجمہ قرآن، اس کے تفسیری
حواشی ''نور العرفان'' اور
''خزائن العرفان'' پر ایک
محققانہ نظر......!!!

مولانا محمد الیاس گھمن

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
0321-6353540

کنز الایمان کا

تحقیقی جائزہ

ناشر: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
0321-6353540

نام کتاب ـــ کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ

نام مصنف ـــ محمد الیاس گھمن

بار اشاعت اول ـــ ستمبر 2013ء

تعداد ـــ 1100

باہتمام ـــ احناف میڈیا سروس

ملنے کے پتے

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

0321-6353540

دار الایمان 17- فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

0423-7350016 ◆ 0321-4602218

دار الایمان دوکان نمبر 11 ماشاء اللہ مارکیٹ نزد تبلیغی مرکز

گیٹ 5 رائیونڈ 0335-7500510

For Download

www.ahnafmedia.com

فہرست

ا

I

I

I

الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، اما بعد

قارئین کرام دنیا میں جتنے بھی فتنے آئے ہیں ان سب نے قرآن مقدس کو معنوی تحریف کر کے اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کی ہے، وہ قادیانی ہوں، رافضی ہوں، مماتی ہوں یا غیر مقلد وغیرہا۔ سب کی کوشش یہی تھی کہ لوگوں کو یہ دھوکا دیا جائے کہ قرآن مقدس ہماری تائید کرتا ہے۔ جاہل لوگ ان کے اس پروپیگنڈے سے

گفتگو ہوئی۔ موضوع پہلے سے ساتھیوں نے طے کیا ہوا تھا کہ شیعہ اپنا کلمہ قرآن و سنتِ نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام سے ثابت کریں۔ ذاکر سے میں نے کہا کلمہ دکھاؤ جو تم پڑھتے ہو یہ ائمہ اثنا عشریہ میں سے کس نے پڑھایا ہے اپنے لوگوں کو؟ وہ مجھے کہنے لگا کہ جناب میں قرآن سے ثابت کروں گا۔

الزمهم كلمة التقوى

سے مراد علی ولی اللہ

علیہ وسلم پر؟ کہنے لگا ان پر، میں نے کہا، کیا اس آیت کے نزول کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے تمہارے والا کلمہ پڑھانا شروع کر دیا تھا؟ ائمہ اثنا عشریہ میں سے کس نے اس آیت کی تفسیر تمہارے والی بیان کر کے لوگوں کو تمہارے والا کلمہ پڑھایا ہے؟ سندِ صحیح سے ثابت کرو۔ کہنے لگا دوسری آیت سنیے، میں نے کہا پڑھو تو پڑھنے لگا اليه يصعد الكلم الطيب

پاک کلمات چڑھتے ہیں۔ کہنے لگا کہ پاک کلمات سے مراد علی ولی اللہ

مقبول وغیرہ سے اس کو دکھایا کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے والے کلمہ کی دعوت لوگوں کو دی ہے۔

یہی حال قادیانیوں کا ہے آیت قرآن پڑھ کر مفہوم اپنا مراد لیتے ہیں۔ جیسے خاتم النبیین کا مطلب نبی گر مانتے ہیں یعنی آپ نے مہر لگا کر نبی بنایا۔ یہ مفہوم آج تک امت میں کس نے لیا ہے کہ آپ لوگوں کو مہر لگا کر نبی بنائیں گے؟ اسی طرح محمد رسول اللہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں قادیانی مرزا غلام نے یوں تحریف کی کہ اس آیت میں مجھے محمد کہا گیا ہے۔

اسی طرح بریلوی حضرات نے بھی پیچھے رہنا گوارہ نہ کیا بلکہ ان کے برابر کھڑے ہوئے۔ جیسے اُنہوں نے مطلب ومفہوم اپنے گھر سے قرآن مقدس کا بنایا ویسے اِنہوں نے بھی بنالیا، حالانکہ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سلف صالحین اہل السنت والجماعت نے قرآن و حدیث سے جو مطالب ومعانی سمجھے ہیں ان کے برخلاف معنی ومفہوم اپنے پیٹ سے بیان کرنا درجہ اعتبار سے ساقط ہے۔ اس لیے کہ ہر بدعتی اور گمراہ اپنے غلط عقیدہ کے لیے قرآن وسنت کو بنیاد و اصل سمجھتا ہے اور اپنے کوتاہ وناقص فہم کی بنیاد پر قرآن وحدیث کے خلاف واقعہ

ویسے بریلویوں کی مصدقہ کتاب میں ایک اور بات درج ہے وہ یہ کہ غیر مقلدین مل کر بتائیں کہ زیر بحث آیت وان لیس للانسان الا ما سعی

یہی سوال ان سے بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی بریلویوں کے بڑے عالم نے لکھا

مگر رضاخانی حضرات پر ایک ہی دھن سوار ہے کہ اپنا مسلک مضبوط کرنا ہے، چاہے تحریف قرآن پاک میں کرنی پڑے۔

اب آیئے میں چند ایک مثالیں عرض کرتا ہوں:

1: قد جاء کم من اللہ نور

آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور

مگر رضاخانی حضرات کہتے ہیں چونکہ اس سے مراد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تو پھر مطلب یہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مادۂ خلقت نور ہے اور آپ کا جسد مبارک مٹی سے نہیں بلکہ نور سے پیدا ہوا ہے اور آپ لباس بشری میں تشریف لائے۔ مگر ہم انہی کی زبان میں کہتے ہیں آج تک کس معتبر مفسر نے اس آیت سے یہ استدلال کیا ہے جو تم کر رہے ہو؟ اگر نہیں حوالہ پیش کر سکتے تو پھر تفسیر بالرائے سے بچو اور اللہ سے ڈرو۔ ہم اس آیت کی مزید توضیح و تفسیر بریلویوں کے گھر سے عرض کیے دیتے ہیں تاکہ ان کے لیے قبول کرنا آسان ہو۔

مولوی غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

ان تمام آیات میں تصریح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر، انسان اور مرد ہیں لیکن آپ افضل البشر، انسان کامل اور سب سے اعلی مرد ہیں اور اگر نور سے مراد

ہی مراد لیا ہے اور اگر آپ کو چاند اور سورج کی طرح نور حسی

یہ کہا جائے کہ آپ حقیقت نور حسی ہے تو قرآن مجید کی ان صریح آیات کو ان اقوال کے تابع کرنا لازم آئے گا اور کیا قرآن مجید کی ان نصوص صریحہ کے مقابلے

بعض علماء سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان اور بشر نہیں مانتے وہ کہتے ہیں

جو یہ کہتے ہیں کہ آپ کی حقیقت نور حسی ہے اور صورت بشر ہے یا آپ لباس بشر میں جلوہ گر ہوئے اور حقیقت اس سے ماوراء ہے، سو دلائل شرعیہ کی روشنی

یہ تھا اس آیت کا مفہوم جو سعیدی صاحب نے بتادیا مگر رضاخانی حضرات اس کے برخلاف مفہوم نکالتے ہیں تو ان کی خدمت میں ہم کہیں

قرآن مجید برہان رشید کا جان بوجھ کر غلط ترجمہ کرنا بہت بڑا جرم ہے اور قرآن مجید کی آیات کے صحیح مفہوم کے منافی اپنی مرضی کا مفہوم لینا یہ بھی ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ ہمارے دور کی فرقہ واریت اور بہت سی فکری الجھنوں کا سبب یہی بات

بق کیا جاتا ہے لیکن ان

آیات کو ایسے پس منظر میں پیش کیا جاتا ہے کہ سننے والا مخاطب، قاری اس سے وہ بات اخذ کرے جو وہ مبلغ اپنی طرف سے سامعین، قارئین کے ذہن میں ڈالنا چاہتا ہے یعنی وہ قرآن مجید کی آیات کا صحیح رخ بدلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مفہوم پر واردات

یہ دن رات قرآن مجید کی آیات کے مفہوم کو بدل بدل کر ان کے خلاف

یعنی مفہوم بدلنا لوگوں کو گمراہ کرنا ہے، تو یہ رضا خانی امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی کوشش اور سعی ناتمام کر رہے ہیں۔ {اللہ ان سے بچائے}

(2) وانك لتهدى الى صراط مستقيم

اور بے شک آپ ضرور سیدھی راہ بتاتے ہیں۔

اب قرآن پاک سے صاف یہ سمجھ آرہا ہے کہ بتانا آپ کا کام تھا اور ہدایت دینا خدا کا کام ہے، جیسا کہ دوسری جگہ میں آتا ہے ولکن الله یھدی من یشاء

فاضل بریلوی نے یوں اپنے ماننے والوں کو راستہ بتایا کہ دنیا و آخرت کی سب

دنیاوآخرت کی ہر چیز کے مالک حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سب کچھ ان سے

(3) استعینوا بالصبر والصلوۃ

یعنی خدا سے مدد طلب کرنی ہو تو ان وسائل کو اختیار کر کے پھر خدا سے مدد مانگو، مگر رضا خانی حضرات نے مفہوم ہی سراسر بدل دیا اور کہا کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیر خدا سے بھی مدد لینی جائز ہے دیکھو یہاں صبر و نماز سے مدد لینے کا حکم ہے۔
تفسیر نعیمی جلد 2 صفحہ 77 مولوی ظفر الدین عطاری لکھتے ہیں:
اس آیت میں صبر اور نماز سے مدد مانگنے کا حکم دیا جارہا ہے حالانکہ نہ صبر

خانی حضرات ہماری بات نہیں مانتے تو ہم پیر کرم شاہ صاحب بھیروی کا حوالہ پیش کرتے ہیں، وہ لکھتے ہیں:

(4) قال الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیك بہ... الآیۃ

دیکھو آصف بن برخیا میں اتنی طاقت تھی اور اتنا اختیار تھا اور اتنی قدرت تھی کہ سینکڑوں میل دور سے تخت پلک جھپکنے کی مدت میں لے آئے تو اس دور کے اولیاء میں حاجت روائی اور مشکل کشائی کی طاقت کیوں نہیں ہو گی؟ لہذا اولیاء سے ہر

سیدنا آصف نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کیا آپ کا رتبہ مجھ سے زیادہ ہے آپ اللہ سے دعا کریں تو تخت حاضر کر دے گا تو اسی طرح انہوں نے دعا

(5) اذ نسویکم برب العالمین

اب بریلوی اس کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ مشرک اس لیے مشرک تھے کہ وہ بتوں کو خدا کے برابر سمجھتے تھے۔ دلیل کے طور پر یہ آیت پڑھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم چونکہ خدا کے برابر نہیں سمجھتے، بلکہ کہتے ہیں کہ خدا کی صفات ذاتی ہیں اور وہی صفات مخلوق میں عطائی ہیں، اللہ بھی دے سکتا ہے ذاتی طور پر، اور بزرگ بھی دے

امام رازی اور دیگر علماء نے فرمایا ہے کہ آج تک کوئی ایسا مشرک نہیں پایا گیا

برابر ماننا گویا اس کی تمام صفات میں برابر ماننا ہے۔ اگر کوئی یوں کہے خدا بھی مشکل کشا، اور یہ بھی ہر طرح کی مشکل کشائی کر سکتے ہیں، خدا بھی بگڑی بنانے والا ہے اور یہ بھی ہر طرح کی بگڑی بنا سکتے ہیں، خدا بھی ہر جگہ موجود اور یہ بھی، یا خدا بھی علم غیب جانتا ہے اور یہ بھی علم غیب جانتے ہیں، کسی ایک صفت میں بھی خدا کے برابر ماننے کی وجہ سے ان کو خدا کے برابر ماننا ہو جائے گا۔ اب رضا خانیوں کا دھوکہ دیکھیں کہ بات تھی

(6) لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا

اللہ علیہ وسلم کو ایسے نہ پکارو جیسے آپس میں ایک

دوسرے کو پکارتے ہو یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لے کر یا محمد

یارسول اللہ یا حبیب اللہ

قرآن مجید اجازت بلکہ حکم دے رہا ہے کہ یارسول اللہ

کے واسطے یارسول اللہ

حالانکہ یہ مطلب نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنی معروضات یوں پیش کیا کرو، یہ نہیں مطلب کہ ہر جگہ ان کو حاظر ناظر سمجھ کر یوں پکارا کرو۔ اگر ہماری بات سمجھ نہ آئے تو اپنے مفتی مسعود صاحب کی سنیے جو لکھتے ہیں:

یارسول اللہ کہنا وقت سونے اور نشست اور ہر کار وغیرہ کے وقت ممنوع

مرتب پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب

بریلوی نے کنز الایمان میں تحریفِ معنوی کر کے اپنے ماننے والوں کو تحریض وترغیب دی کہ وہ بھی قرآن پاک کو تختۂ مشق بنائیں۔ فاضل بریلوی کی دیکھا دیکھی سارے رضاخانی شروع ہوگئے، کوئی ترجمے میں، کوئی تفسیر میں اپنی پیوندکاری کی مہارت والے

اعتبار سے جائزہ لیاہے۔ یہ میرے اساتذہ کی دعائیں اور انہی کے علوم کا فیضان ہے۔ ہم نے اپنی کتاب کی تیاری میں ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی کتب سے بھی استفادہ کیاہے جیسے عبقات، مطالعہ بریلویت اور دیگر اکابر کی کتب بھی زیر نظر رہیں جیسے استاذ محترم امام اہل السنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی کتاب تنقید متین وغیرہ، اور کچھ ہمارے اکٹھے کیے ہوئے اس مواد سے جو ہم اپنے طالب علم ساتھیوں کے لیے پھیلا رکھتے ہیں اور ان کے استفادہ کے لیے عام کر دیتے ہیں اور بعض ساتھیوں نے ان میں سے کچھ چیزیں اپنی تحریرات میں شائع بھی کی ہیں۔ اللہ کریم اس کو نافع بنائے، امت مسلمہ کو اس سے مستفید فرمائے اور میرے اور میرے اساتذہ

آمین بجاہ النبی الکریم الامین صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین اجمعین

I

باسمه الکریم وصلی اللہ وسلم علی رسولہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

یہاں ہم تھوڑی سی گفتگو اس حوالے سے کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن مقدس کا ترجمہ وتفسیر کرنے کا حق کس کو ہے؟ اور کوشش کریں گے کہ اس بات کو ہم رضاخانی

ل کتاب ہے جسے سرکار طیبہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا اور اللہ کریم نے اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود ہی لیا۔ جب کتاب اتنی بڑی اور عظیم ہے تو اس کے ترجمہ وتفسیر کرنے کی ہر کس وناکس کو اجازت نہیں دی جاسکتی۔ بریلوی مکتبہ فکر کے شیخ القرآن ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب لکھتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ احکام اسلام وہدایات اسلام کا سرچشمہ قرآن کریم ہے جس کی توضیح وتشریح کی ذمہ داری بھی اللہ تعالی نے اپنے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سونپی اور آپ نے حسب فرمان الہی اس کی تفسیر وتوضیح بھی فرمادی پھر مسلمانوں کو حکم عام دیا گیا کہ: فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

یعنی اس کے باوجود اگر تمہیں قرآن وسنت سے متعلق کوئی بات دریافت کرنا ہو تو ائمہ مجتہدین کی طرف رجوع کرو جو اپنی علمی واجتہادی فکر اور تحقیقی قوت وصلاحیت وبصیرت سے قرآن کریم کا صحیح ادراک وفہم رکھتے ہیں اللہ تعالی نے ائمہ دین سے سوال کرنے کا حکم صادر فرماکر قرآن کریم میں رائے زنی کا راستہ ہمیشہ کے

اللہ تعالی کے محبوب وپیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض اپنی رائے کے ساتھ اور من گھڑت طریقے سے قرآن کریم کی تفسیر کرنے سے نہ صرف منع فرمایا بلکہ ایسے شخص کو دوزخی قرار دیا ہے جو قرآن کریم کی تفسیر وتشریح یا اس کے معانی اپنی رائے سے کرے اور جو تفسیر منقول وماثور چلی آرہی ہے اس کو ترجیح نہ دے بلکہ اس کے مقابلہ میں اپنی رائے سے کی گئی تفسیر وتشریح کو ترجیح دے، اپنے من گھڑت معنوں کو ہی فروغ دے۔

من قال فی القرآن برایہ فلیتبوأ مقعدہ من النار

جس نے قرآن کریم کے معنوں میں اپنی رائے سے کوئی بات کہی اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں سمجھے۔
ایک اور روایت میں ہے کہ جس نے قرآن کے معنوں میں اپنی رائے سے

معلوم ہوا کہ قرآن مقدس کے تراجم وتفاسیر میں یہ بات مد نظر رہے کہ وہ اپنی طرف سے نہ ہوں بلکہ اسلاف کی تشریحات ہی ہوں اور بحمد اللہ یہ بات ہم نے اہل السنت والجماعت دیوبند میں پائی کہ انہوں نے اسلاف کے تراجم کو ہی عام فہم انداز میں پیش کیا ہے۔ حکیم الامت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے ترجمے کو اردو زبان میں ان کی اولاد نے ہی عام کیا اور ہمارے اکابر دیوبند نے انہی کے تراجم کو امت کے سامنے سہل

پر ہے: یہ بات بھی یقینی ہے کہ تفسیر جتنی قدیم ہو گی اتنی ہی زیادہ معتبر و مستند ہو گی کیونکہ اس کا زمانہ نزول قرآن سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی لیے صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین کی تفاسیر یا ان کے نقل کیے ہوئے اقوال متأخرین علماء کی تفاسیر سے نہ صرف زیادہ مستند، بلکہ ہمارے لیے حجت ہیں۔ قرون اولی اور عہد وسطی میں علماء کو جو علم حاصل تھا الا ماشاء اللہ آج وہ ناپید ہے۔ ان کو اعتقاد و یقین میں درجہ کمال حاصل تھا اور ساتھ ہی ساتھ اہم اور بنیادی اعتقادات میں اہل السنت میں کوئی ٹکراؤ بھی نہ تھا اس لیے ترجمہ قرآن کرتے وقت ضروری ہو گا کہ ان تمام تفاسیر

پر ہے: فارسی ترجمہ قرآن میں جو مقبولیت شاہ ولی اللہ دہلوی کے ترجمہ قرآن کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نصیب نہ ہو گی۔ اور اکثر مورخین شاہ ولی اللہ دہلوی کے ترجمہ قرآن کو اول مکمل فارسی زبان کا ترجمہ قرار دیتے ہیں۔

صفحہ 85 پر ہے: شاہ برادران کے ترجموں نے حقیقت میں برصغیر میں پاک وہند کے مسلمانوں پر احسان عظیم کیا کیونکہ اس وقت مسلمان بدترین سیاسی حالات سے دوچار تھے اور ان کا علمی میدان بھی زوال آشنا تھا لیکن یہ صوفیاء کرام اور علماء حق کی بصیرت تھی کہ انہوں نے مستقبل کو دیکھ لیا اور قرآن تعلیمات کو جاری رکھنے کی خاطر اس کو اردو کے قلب میں ڈھال کر عوام کے لیے قرآنی تعلیمات کا راستہ کھلا

بریلوی حضرات نے خود ہی شاہ ولی اللہ کے ترجمے اور ان کے بیٹوں کے ترجموں کو ہندوستان کے مسلمانوں پر احسان عظیم قرار دیا ہے اور بحمد اللہ یہ سعادت

تحقیق اور معانی کو اختیار نہیں کیا۔ مگر فاضل بریلوی صاحب تو ایسے نکلے کہ انہوں نے ماسبق تمام تراجم فارسی اردو کو غلط ٹھہرا کر ناقابل التفات قرار دیا۔ حالانکہ بریلوی تحقیق جیسا کہ گذر چکی ہے ترجمے اور تفسیر کے لیے پہلی تفاسیر سے مدد لینا ضروری ہے، تاکہ قرآن مقدس کے معنوں میں اپنی رائے کو دخل نہ ہو، مگر فاضل بریلوی کا

مولوی امجد علی نے فاضل بریلوی سے ترجمہ قرآن کی گذارش کی اور قوم کو اس کی جس قدر ضرورت ہے اسے ظاہر کرتے ہوئے اس کے لیے اصرار کیا۔ اعلی حضرت نے وعدہ تو کر لیا لیکن کثرت مشاغل کی وجہ سے تاخیر ہو گئی تو اعلی حضرت نے کہا کہ ترجمہ کے لیے مستقل وقت نکالنا مشکل ہے اس لیے آپ رات کو سونے کے وقت یا دن میں قیلولہ کے وقت آجایا کریں تو میں املا کرادوں۔ چنانچہ مولوی امجد علی صاحب ایک دن کاغذ اور دوات لے کر اعلی حضرت کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کیا حضرت ترجمہ شروع ہو جائے چنانچہ اسی وقت ترجمہ شروع کرادیا۔ ترجمہ کا طریقہ ابتداء میں یہ تھا کہ ایک آیت کا ترجمہ ہوتا اس کے بعد اس کی تفاسیر سے مطابقت ہوتی اور لوگ حیران رہ جاتے کہ بغیر کسی کتاب کے مطالعہ وتیاری کے ایسا

کہ بغیر کسی کتاب کے مطالعہ اور تیاری کے، یہ ترجمہ کیا
جاتا تھا مگر مبالغہ بھی کر دیا کہ وہ تفاسیر کے ساتھ ملایا جاتا تھا اور مطابق تفاسیر نکلتا تھا۔ اس کے جھوٹ ہونے کے لیے ہماری یہ کتاب آپ کی رہنمائی کرے گی، سر دست ہم اتنا ہی کہہ دیتے ہیں کہ فاضل بریلوی کو اگر تحقیق و تدقیق کے ترازو میں رکھا جائے تو

بہر حال ماسبق کے تراجم اور تفاسیر کو مد نظر رکھے بغیر ترجمہ کیا گیا اسی وجہ سے تو رضا خان صاحب نے جابجا ٹھوکر کھائی ہے۔ بریلوی حضرات نے ماسبق کے تراجم کو نہ صرف ٹھکرایا بلکہ شاہ ولی اللہ کے خاندان پر جو تبصرہ کیا ہے وہ ہم اپنی کتاب

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ پر بریلوی فتاویٰ جات

یہ شاہ ولی اللہ اور وہی سارنگی

بجانے والے اس کے بیٹے رفیع الدین وعبد القادر ہیں۔۔ وہی مولوی احمد الضاان

یجتمعان

قرآن مجید کا فارسی واردو میں غلط ترجمہ کرنے والوں میں اس فساد کی جڑ

مولوی شیخ احمد الملقب شاہ ولی اللہ۔

صاحب کو وہابی لکھا ہے اور وہابی بریلویوں کی زبان میں گستاخ رسول کو کہتے ہیں جیسا کہ

لایعنی، لغو اور کذب باتوں نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اور خواجہ حسن نظامی کو معاشرہ علمیہ میں مشکوک بنا دیا ہے کہ پتہ نہیں لگتا کہ یہ لوگ سنی ہیں یا شیعہ یا وہابی؟ ان لوگوں نے اپنی کتب میں کوئی بات شیعہ نوازی میں کہہ کر شیعہ فرقہ کو خوش کر دیا کوئی بات وہابیوں کی تائید میں کر دی۔ اس

جس طرح مرزا قادیانی دجال کو اس کی درثمین نہیں بچا سکتی اسی طرح شاہ

شاہ ولی اللہ کی وہابیت کی وضاحت تو ہم پیر طریقت مناظر اعظم حضرت مولانا محمد عمر صاحب کی کتاب مقیاس حنفیت سے کر چکے ہیں، اب شاہ ولی اللہ کی شیعت

اب آیئے شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کی طرف۔ مولوی محمد عمر اچھروی شاہ ولی اللہ پر کئی الزامات لگاتے ہیں:

- اپنے والد کا عطیہ کھو بیٹھے۔
- بزرگوں کی شان میں ہتک آمیز کلمات کہے۔
- انبیاء واولیاء کی توہین کی۔
- وہابی ہو گئے تھے۔
- تمام علماء نے فتوی کفر ان پر صادر کیا۔
- بڑے مذہبی مجرم تھے۔
- ان کے اثرات شاہ عبد العزیز پر بھی تھے۔

اہل علم حضرات فرماتے ہیں چار حضرات کی باتیں قابل تحقیق ہیں، اکثر غلط

ہم آگے چل کر کنزالایمان کی شیخ سعدی کے ترجمہ سے مخالفت بھی ظاہر کریں گے۔ القصہ بریلوی حضرات نے ان تراجم کو جو اسلاف کے علوم کے امین ہیں یکسر ٹھکرادیا۔ وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کو اپنے من مانے معانی اور مضامین کے لیے قرآن کا سہارالینا تھاورنہ ملک رضوی کی گاڑی چل نہ سکتی تھی۔ اس لیے انہوں نے ماسبق اور قبل کی تفاسیر وتراجم کو مدنظر نہیں رکھااور اپنے خودتراشیدہ عقائد ونظریات کو قرآن سے ثابت کرنے لگے۔ یہ صریحاً سادہ لوح مسلمانوں سے ان کی دھوکہ دہی اور خیانت تھی۔

اب زیادہ سے زیادہ بریلوی حضرات کے گھر میں دو دلائل ہیں جن کی وجہ وہ ماقبل کے تراجم اور مترجمین سے کٹنے لگے کہ تراجم اصل نہیں محرف ہیں۔ توہم ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر اصل تراجم تمہارے پاس ہیں تو لاؤ دکھاؤ تاکہ دیکھا جائے۔ اگر کسی بھی کتاب کے کے متعلق یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ یہ محرف ہے تو یہی ترجمہ شیخ سعدی جس کی فاضل بریلوی تائید وتصویب کررہے ہیں کیا وہ اصل ہے؟ کیا وہ محرف نہیں؟ کیا دلیل ہے اس کے اصل ہونے اور محرف نہ ہونے کی؟ ظاہر ہے جو بھی دعوی محرف ہونے کا کرے گا ہم اسے کہیں گے کہ اصل لاکر دکھاؤتو

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ ان تراجم میں اللہ تعالیٰ کی نسبت سے مکر، ہنسی، مذاق، گناہ، بے خبر، وغیرہا الفاظ ہیں جو کہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں جرم ہیں تو ہماری طرف سے مختصراعرض یہ ہے کہ مکر، ہنسی، مذاق، فریب، دغا، چال وغیرہ جتنے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں اس کے لیے علم بلاغت کے اصول مشاکلت کو ہی پیش نظر رکھا جاتا تو اعتراض کرنے کی نوبت ہی نہ آتی۔ پیر مہر علی شاہ صاحب بھیروی یہی بات

نیز اہل عرب میں یہ عام محاورہ ہے کہ جب کوئی کام کسی فعل کی سزا دینے کے لیے کیا جائے تو اس کی تعبیر بھی اسی لفظ سے کر دیتے ہیں جس لفظ سے اس کی تعبیر کی گئی ہو جس پر سزا یا عتاب کیا جارہا ہے مثلاً جزاء سيئة سيئة مثلها
فعل کی جزا بھی اسی طرح بری ہوا کرتی ہے۔ حالانکہ سزا؛ جو عدل وانصاف کا عین تقاضا ہوتی ہے؛ بری نہیں ہوتی۔ یا نسوا اللہ فنسیھم انہوں نے خدا کو بھلایا اور خدا نے ان کو بھلا دیا حالانکہ خدا کی ذات بھول سے پاک ہے لیکن ان کے بھلانے پر جو سزا دی گئی اس کو بھلانے سے تعبیر کیا گیا۔ اسی طرح استہزاء پر منافقین کو جو سزا دی گئی اس کو

مگر بریلوی حضرات کو یہ علمی باتیں تو سمجھ میں آنے والی نہیں اس لیے ہم کوشش کرتے ہیں ان کو ان کی زبان میں سمجھایا جائے۔
مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنی کتاب حدائق بخشش حصہ سوم صفحہ 41 پر لکھتے ہیں:
مکرِ حق تھا بڑا۔
دیکھیں! خدا کے مکر کو بڑا کہہ رہے ہیں۔
مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی بریلوی ومکروا ومکر اللہ

مولوی ابوالحسن

اللہ یستہزئ بہم

کیا ان بریلوی بزرگوں سے ہاتھ اٹھالیا جائے گا؟ اسی طرح بھول کی طرف آیئے۔ بریلوی علامہ احمد سعید کاظمی الیوم ننساھم

مفتی مظہر اللہ صاحب دہلوی نسوا اللہ فنسیھم

لیعلم اللہ لنعلم

لیعلم اللہ ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا

اب ان بریلوی علماء وزعماء کو معاف کیوں کیا جائے؟ یہ الفاظ اگر ہمارے اکابر استعمال کریں تو وہ گستاخ، اگر بریلوی اکابر استعمال کریں تو وہ پھر بھی سکہ بند عاشق!

رضاخانی حضرات کو اس مسئلہ میں بھی ہمارے متعلق کچھ کہنے سے پہلے اپنے گھر کی ضرور خبر لینی چاہیے اور فتوی بازی کرنے سے پہلے اپنے علماء کو بھی دیکھنا چاہیے۔ اگر اسلاف میں سے کسی نے ترجمہ یوں کیا ہے، تاکہ تیرے اگلے پچھلے گناہ اللہ معاف کرے، تو اعتراض نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ ترجمہ قرآن ہے اور قرآن مقدس میں اللہ کریم نے اپنے محبوب سے خطاب کیا ہے اور وہ جیسے چاہے اپنے محبوب کو خطاب کرے۔ باقی امت میں سے کوئی مسلمان بھی سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہ گار کہنا تو درکنار، ایسا سوچنا بھی درست نہیں سمجھتا بلکہ بہت بڑا جرم سمجھتا ہے۔ اگر کسی کی سمجھ

اعلی حضرت واستغفر لذنبك

جب نازل ہوئی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے اگلے پچھلے تمام
گناہ بخش دیے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت مجھے روئے زمین سے

علامہ فضل حق خیر آبادی واستغفر لذنبك
آمرزش بخواہ برائے گناہ خود

گناہ کی نسبت نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
کی گئی ہے۔ تو جو جواب یہ لوگ اپنے اکابر کا دیں گے وہی جواب اسلاف اور اکابر امت

متعلق بھی کچھ عرض کر دوں تو مفید رہے گا۔ قرآن مقدس نے آکر نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم کی راہنمائی اور رہبری کے لیے واضح راستہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس پیغام کو لے کر انسانیت پر محنت کی اور امت پھر اس نہج پر پہنچی کہ خدا تعالی کی

دیکھ کر بے قراری و پریشانی تھی، کسی نے اس کیفیت کی وجہ سے بھٹکتا کہا{کیونکہ لغت میں بھٹکتے پھرنا کے معنوں میں حیران و سرگردان پھرنا، جستجو کرنا، تلاش کرنا بھی لکھا گیا ہے، فیروز اللغات صفحہ 232}اور کسی نے اس بات کو مد نظر رکھا کہ چونکہ آپ کی حیرانی اور بے قراری کے بعد آپ کو لوگوں کی ہدایت کا واضح راستہ دیا گیا تو اس آیت میں یہ بات کی گئی کہ آپ اس سے پہلے شریعت کے واضح راستہ سے؛ جو امت کے لیے

اگر رضا خانی حضرات کو یہ بات سمجھ آجائے تو بہت اچھا ورنہ ہم ان کے علاج کے لیے الزامی ادویہ بھی رکھتے ہیں تاکہ علاج بالمثل ہو۔ اس سے پہلے ہم اکابرین سے یہ ترجمہ نقل کرتے ہیں۔ دیکھیے شیخ سعدی رحمہ اللہ ترجمہ کرتے ہیں:

یافت ترا جائے گم کردہ پس راہ نمود

یافت ترا خدائے تو راہ گم کردہ۔

یافت ترا راہ گم کردہ یعنی شریعت نمی دانستی پس راہ نمود

یافت ترا راہ گم کردہ پس راہ نمود

سب نے ایک ہی بات کی ہے۔ اب فارسی عبارت کا ترجمہ بھی بریلوی

نہ آپ کو کتاب پڑھنے کی قوت واستعداد تھی تو ناچار آپ ملت ابراہیم علیہ السلام کے احکام کی تلاش و جستجو میں بے تاب اور بے قرار تھے۔اور جو کچھ اس میں سے معلوم ہو سکا تھا یعنی تسبیحات و تہلیلات اور تکبیرات،اعتکاف، غسل جنا مناسک حج کی ادائیگی اور خلوت گزینی وغیرہ قسم کے اعمال وافعال میں آپ مشغول اور مصروف رہنے لگے۔ تا آنکہ اللہ تعالی نے وحی کے ذریعے ملت حنیفی کے اصول و قواعد سے آگاہ کیا اور اس ملت کے فروعات کو واضح طریقہ پر آپ کے لیے متعین فرمایا۔ اس وقت وہ پیاس اور بے تابی آپ کی زائل ہو گئی جو ان اصول و فروع کے معلوم ہونے سے قبل درپیش تھی گویا آپ کو اپنی گم شدہ متاعِ عزیز دوبارہ دستیاب ہو گئی۔

اور آپ کی دلی آرزو تھی کہ راہ ابراہیمی پر حلو

کر دیا گیا الغرض

اس پیاس و جستجو و تلاش اور بے چینی و بے تابی جو راہ راست کے دریافت ہونے سے

ووجدك ضالا فهدى اور پایا تجھے راہ بھولا پھر تجھے راہ بتائی یعنی جس راہ سے چلا چاہتے تھے وہ راہ نظر نہیں آتی تھی ہم نے اپنے فضل و کرم سے تم کو اس پر مطلع فرمایا۔ پس یہاں راہ کا نہ پانا ضلالت سے کہ بمعنی راہ گم کرنے کے ہے تعبیر کیا گیا۔ مفسرین اس بات کو اچھی طرح نہ سمجھے کہ نزول وحی سے پہلے احکام شریعت سے

ووجدك ضالا

اعلم الخلق عالم ما كان وما يكون

ضالا

پ کے اعلی حضرت کے والد نقی علی خان بھی نقل کر چکے ہیں لہذا اگر سیالوی صاحب نے کر دیا ہے تو یہ اکابر بریلویہ کی تحقیق و تدقیق پر عمل ہے ویسے آپ نے عالم ما کان وما یکون

یہ ترجمہ بڑا ہی اچھا ہے تو فاضل بریلوی کے والد نے خود اس کو رد کر دیا ہے۔ دیکھیے وہ

بعض ضلال استغراق فی المحبة اور هداية

انك لفی ضلالك

القديم سے اس معنی پر استدلال کرتے ہیں۔ اور اس استغراق اور راہ دکھانے اور اونچ پنچ سمجھانے کو مرتبہ بقاو فنا سے تعبیر کرنا بھی ممکن نہیں کہ کمال ہر عمدہ مرتبہ اور مقام کا آپ کی ذات پاک میں منحصر ہے لیکن اصل معنی وہ ہیں جو پہلے مذکور ہوئے (یعنی پایا تجھے راہ بھولا پھر تجھے راہ بتائی)۔ ابن عباس و حسن بصری وضحاک وشہر بن حوشب اسی معنی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ آیت کریمہ ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان

خان صاحب بریلوی کے والد نے بتادیا کہ "راہ بھولا" یہ معنی موید من القرآن ہے۔اب صاف پتہ چلا کہ فاضل بریلوی نے صرف والد کی مخالفت کی بلکہ

مولوی اشرف سیالوی جسے قائد بریلویت سمجھا جاتا ہے ؛تفصیل کے لیے دیکھیے "مناظرہ گستاخ کون؟" جسے مولوی حنیف قریشی صاحب کی ایما پر کتابی سورت میں لایا گیا ہے؛ یہ اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

علماء دیوبند نے ووجدك ضالا

آپ کے بزرگوں نے گمراہ کے لفظ سے ترجمہ کر دیا یعنی اللہ تعالی نے آپ کو گمراہ پایا

دیوبند نے ضالا

دکھا سکتے ہیں ؟اگر نہیں تو پھر بگوش ہوش سنیے۔ آپ کے مفتی مظہر اللہ دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

کسی کی اہانت کرنے کا ایک یہ ہی طریقہ ہے اور بڑا خوبصورت کہ اپنے کو اس کا خیر خواہ اور غم خوار ظاہر کرتے ہوئے دوسرے شخص پر تہمت لگاتے ہوئے یوں کہتا ہے کہ فلاں شخص آپ کو ایسی ایسی فحش گالیاں دیتا ہے۔ اس طریقہ سے وہ گالیاں

نے تووجدك ضالا میں استعمال نہیں کیا اور تم نے ہم پر الزام لگا کر خود کو لوگوں کی نظروں میں خیر خواہِ ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر کیا مگر در حقیقت اپنے اندر کے بغضِ رسالت کو تسکین دی کہ انہیں العیاذ باللہ گمراہ کہہ دیا۔

جب قائد ہی اذا کان الغراب دلیل قوم

مفتی محمد حسین نعیمی اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب کے مصدقہ اور مویدہ ترجمہ میں اس آیت کا ترجمہ یوں ہے:

تجویز کی گئی تھی کیا اسی پھندے

پر رضاخانی اکابر کو لٹکایا جائے گا؟ مگر رضاخانی مولوی یہ نہیں کر سکیں گے۔ اگر فاضل

کئی کتابوں کے متعلق یہ تاثر دیا ہے کہ یہ کتب نبی پاک

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائیں تو ہمارا بریلویوں سے سوال ہے

کہ جب کتاب مقبول و منظور ہوئی تو اس میں موجود تراجم بھی مقبول و منظور ہوئے۔

اب ہم ان کتب کو سامنے لاتے ہیں جن کے متعلق زعماء بریلویہ نے یہ خبریں مشہور کی

ہیں کہ ان کتب کو جناب رسالت مآب رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بارگاہ

میں قبول فرمایا ہے۔

ہم ان کے تراجم کو ایک طرف اور فاضل بریلوی کے کنز الایمان کو دوسری

طرف رکھیں گے تاکہ دنیا دیکھ لے جن کو بریلوی بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ

وسلم میں مقبول و منظور و پسندیدہ کہہ رہے ہیں فاضل بریلوی کا ترجمہ ان کے خلاف

ہے۔ گویا کنز الایمان مشیت و مرضی نبوت کے بھی خلاف ہے۔ القصہ، مولوی اشرف

سیالوی صاحب جن کے مرنے کے بعد بریلوی مسلک کے بیسیوں علماء واکابر نے انہیں

اس کتاب کوثر الخیرات کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ بار گاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سندھ کے ایک سید صاحب کو خواب میں حضرت اشرف العلماء کو سلام کہنے کا حکم دیا اور اس کتاب کو پسند فرمانے کی

میں جس طرح آپ نے تحقیق فرمائی ہے
اس کا شکر یہ ادا ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ کتاب پڑھ کر دل نے کئی مرتبہ کہا کہ سیالوی صاحب کو مبارک باد دوں لیکن میرے پاس الفاظ نہ تھے۔ اسی کشمکش میں پرسوں مَیں قرآن مجید کی تلاوت کے لیے بیٹھا، دوران تلاوت اونگھ آگئی۔ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

وباعث مزید احترام او این است کہ سبع سنابل تصنیف او در جناب رسالت پناہ مقبول افتادہ۔

یعنی میر عبد الواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے مزید احترام کا باعث یہ
بات بھی ہے کہ ان کی کتاب سبع سنابل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول

لحاج عبد الحمید لدھیانوی نے خواب میں آپ کی وفات کے ایک ماہ
بعد آپ کو ایک باغ میں سنہری تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا کہ اس اعزاز کی
وجہ کیا ہے؟ مولانا توکلی صاحب نے جواب دیا میرے اللہ کو میری کتاب سیرت رسول

صلی اللہ علیہ وسلم عوام میں بے پناہ مقبول ہوئی اور

عدد کتابوں پر ہی اکتفا کرتے ہیں ورنہ یہ
سلسلہ بہت لمبا ہے۔ بریلوی حضرات نے اپنے اکابر و اعاظم کی شان و منقبت کو چار چاند
لگانے کے لیے جو باتیں لکھیں ہیں ہم ان پر تبصرہ کا حق محفوظ رکھتے ہیں، پھر کسی وقت
عرض کریں گے۔ سر دست یہی کہتے ہیں کہ بقول ان کے یہ کتب سرکار طیبہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول ہیں تو وہ تراجم جو ان کے اندر موجود آیات کے ہیں وہ بھی
پسندیدہ اور مقبول و منظور ہوئے۔ تو فاضل بریلوی کا ترجمہ جب سراسر ان کے خلاف
ہوا تو وہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہوا ! یہ تحقیق
ہم نے بریلوی حضرات کے گھر سے کی ہے تا کہ وہ اسے جلدی قبول فرمائیں ورنہ ہم تو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب کہ بریلوی مسلک میں اس ترجمہ کو کمال شمار نہیں کیا گیا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے مولوی شیر محمد جمشید کی کتاب "آؤ فیصلہ کیجیے"۔

(2)　　ذلك الكتاب لاريب فيه

فاضل بریلوی نے فیہ جو کہ ظرف ہے اس کا ترجمہ دو دفعہ کر ڈالا ہے ایک دفعہ "جگہ" کیا اور دوسری دفعہ "اس میں" کر دیا شاید اسی لیے بریلویوں نے اسے مقبول بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہا۔

(3)　　اللہ یستہزئ بہم

بریلوی مذہب میں اس ترجمہ پر فتاوی جات کی بھرمار ہے۔ تفصیل کے لیے انوار کنز الایمان دیکھیے۔

(4) وما جعلنا القبلة التی کنت علیھا الا لنعلم

اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں

اور نہیں مقرر کیا ہم نے قبلہ اس کو جس پر تو پہلے تھا {یعنی کعبہ} مگر اسی

فاضل بریلوی نے "کہ معلوم کریں" کے بجائے "کہ دیکھیں" ترجمہ کیا ہے۔ اس کی وجہ بریلوی حضرات یہ بتاتے ہیں کہ اس ترجمہ سے چونکہ یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ پہلے اللہ کو معلوم نہیں اور وہ اب معلوم کرنا چاہتا ہے اس لیے فاضل

کہ اس سے تو خداوند تعالی کے دیکھنے کی نفی بھی تمہارے اصول سے ہوگی، وہ بھی تو درست نہیں! سیدھی بات یہ کہو چونکہ اس قسم کی بونگیاں فاضل

سے ہی پھیر دیا ہے جب کہ

بریلوی مسلک کی مقبول و منظورِ بارگاہ رسالت کتاب کہتی ہے کہ اس کا خطاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔ اب بریلوی عوام کس کی مانیں؟ ظاہر ہے فاضل بریلوی کو ہی چھوڑنا پڑے گا نہ کہ بارگارہِ رسالت میں پسندیدہ و منظور ترجمہ کو۔

(6) فلا وربك لا يومنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک کہ

یعنی ایمان ایشان وقتی کامل گردد که ترا اے محمد حاکم خویش گردانند

اب فاضل بریلوی تو حرام کہے جب کہ بریلوی مسلک کے ہاں "مقبول ومنظورِ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم" میں "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم" ہے

یا ایھا النبی قل لمن فی ایدیکم من الاسری

اب بقول تمہارے پسند و منظور ترجمہ "اے نبی" ہے اور اس کو چھوڑ کر "اے غیب کی خبریں بتانے والے" کرنا خلاف پسند و قبولیت ہے۔ اب بھی اگر کوئی فاضل بریلوی کے ترجمہ کو یہ کہے کہ یہ اردو زبان میں خدا کا قرآن ہے تو اسے مسلک بریلویہ کے مطابق سزا ہونی چاہیے۔

(8) ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الما کرین

اب کیا کرو گے ؟ جسے مقبول و منظور مانا وہ تو خدا تعالی کے

لیے "بدسگالی" کا لفظ استعمال کر رہا ہے۔ بہر حال ہم فی الحال اس پر تبصرہ نہیں کرتے

اب مقبول و منظور لفظ تو یہ تھا فاضل بریلوی نے "خفیہ تدبیر" ترجمہ کیا جو یقیناً تمہارے

فالذین کفروا ھم المکیدون

ان کے مکر و کید کا وبال انہی پر پڑا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اللہ تعالی نے اپنے نبی

معلوم ہوا کہ خدا نے جو ان کو ہلاک کیا اس کو فاضل بریلوی یوں ترجمہ میں

بتارہے ہیں کہ کافروں ہی پر داؤ کا پڑنا ہے۔ فاضل بریلوی خدائی عذاب جو ان پر بدر

میں اترا اسے "داؤ" قرار دے رہے ہیں۔ کل تک جو لفظ شایان شان نہ سمجھتے تھے آج

حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اهل لغیر الله به

معلوم ہوا کہ جو ترجمہ بریلویوں رضاخانیوں میں رائج ہے وہ بقول بریلوی مسلک پسند و قبولیت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ مگر بریلوی تو پہلے سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے میں کوشاں ہیں۔ العیاذ باللہ

(10) ولا تدع من دون الله ما لا ینفعك ولا یضرك

بریلوی "تدع" کا معنی بندگی کرتے ہیں تاکہ بزرگوں، پیروں، فقیروں سے مانگنا اور ان کو مشکل میں پکارنا جائز ہو جائے۔ اسی لیے فاضل بریلوی نے بھی بریلوی مسلک بنانے کے لیے یہ انداز اختیار کیا۔ مگر بقول رضاخانیت بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ اس کا معنی "پکار" کیا جائے تاکہ غیر اللہ کو پکارنے کا دروازہ بند ہو جائے اور ساری زندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس خدا سے مانگنے کی ترغیب دیتے

وما علمناه الشعر

فاضل بریلوی کے ترجمہ سے شعر کہنے کی نفی ہورہی ہے علم شعر کی نفی تو نہیں ہورہی۔ جب کہ بقول مسلکِ رضاخانی، نبوت کی پسند یہ ہے کہ علم شعر ہی کی نفی ہو تو معلوم ہوا کہ مرادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ترجمہ خلاف ہے۔

(12) لئن اشرکت لیحبطن عملك

سے خطاب ہے یعنی اگر بر سبیل فرض وتقدیر تو شرک کرے گا؛ اگرچہ یہ محال ہے؛ تیرا عمل باطل ہو جائے گا۔

اب دیکھیے! فاضل بریلوی کا ترجمہ پسند رسالت کے مطابق نہیں ہے بلکہ الٹ ہے۔

(13) واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات

اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے

آمرزش خواہ خود را و جمیع مومناں را
یعنی بخشش مانگیے اپنے لیے اور سارے مومنوں کے لیے۔

آپ اپنے منصب قرب اور جلالت شان
کے مطابق جن امور کو گناہ تصور کرتے ہیں ان کے لیے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے مجھ سے بخشش طلب کریں۔

اب دیکھیں کیا نبوت کی پسند کے مطابق فاضل بریلوی کا ترجمہ ہے؟ نہیں! بالکل خلاف! اگر ایسا ترجمہ کرنا گناہ، جرم، کفر، گستاخی اور توہین ہے تو ان سب کے متعلق بریلوی مسلک کیا کہے گا؟ ذرا سوچ کر بولیے گا!

(14) لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر

ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان

اب میرا رضاخانیوں سے سوال ہے کہ ایک طرف تو رضاخان کا ترجمہ اور دوسری طرف تمام ملت بریلویہ کا فیصلہ کہ یہ کتب سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقبول ومنظور وپسندیدہ ہیں۔ اب بتائیں یہ تراجم جو بقول تمہارے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہیں، ان کے خلاف جو تراجم رضاخان نے کیے ہیں تم ان کا ساتھ دیتے ہو؟ کیا تم سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں رضاخان کو پسند

فاضل بریلوی صاحب شیخ سعدی کے ترجمہ قرآن کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

فاضل بریلوی اس ترجمہ کو درست قرار دے رہے ہیں تو ہم فاضل بریلوی کے ترجمہ کنزالایمان کو اس کے مقابل لاتے ہیں تاکہ پتہ چل جائے کہ رضاخانی ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام خدائے بخشندہ مہربان

ہماری طرف سے ان کی خدمت میں عرض ہے تسمیہ میں خود لفظ بسم پہلے ہے، اللہ کا لفظ پہلے نہیں ہے۔ اب خدا تعالی کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ اور جس ترجمہ کو رضاخان صاحب درست کہہ رہے ہیں اس میں لفظ "خدا" سے ترجمہ شروع نہیں ہوتا بلکہ "بنام" کے لفظ سے شروع ہوتا ہے۔ اب اگر رضاخانی سچے ہیں تو فاضل بریلوی صاحب جھوٹے ہیں اور اگر وہ سچے ہیں تو یہ سب جھوٹے ہیں۔ خود فیصلہ کرلیں

اھدنا الصراط المستقیم

ولا یقبل منها شفاعة

و پذیرفته نشود از اں درخواستے

اب فرق تو واضح ہے شیخ سعدی کے ترجمہ میں بات مطلق ہے ہر ایک کے لیے اور فاضل بریلوی نے مقید کر دیا تو فاضل بریلوی نے چونکہ ترجمہ سعدی کی تصویب اور تائید کی ہے اس لیے خود ہی اپنے ترجمہ پر نقد کر دیا۔

(4) وفی ذلکم بلاء من ربکم عظیم

ودرین شمارا آزمودن از پروردگار شما بزرگ

بلاء جس کا معنی آزمائش تھا اسے بچوں کو ڈرانے والی "بڑی بلا" کہہ دیا۔ حیرت ہے اس اعلی حضرت پر جس کو دنیائے بریلویت مجدد کہتی ہے۔ جسے قرآن فہمی سے مس نہیں وہ تجدید دین کیا کرے گا!

(5) ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ویعلم الصابرین

وہر گاہ کہ نہ دانستہ امت خدائے آناں را کہ کارزار کردند از شماء و نادانستہ است صبر کنند گان را

یعنی اور ابھی تک اللہ نے نہیں جانا ان لوگوں کو جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور نہ ان کو جانا ہے جو صبر کرنے والے ہیں۔

جب کہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی۔

فاضل بریلوی یہ ترجمہ کر کے اپنے اصول و فتوی کی زد میں خود آگئے۔ دنیا خود سمجھ لے گی کہ فاضل بریلوی کا ترجمہ تو اپنے اصول کے بھی خلاف ہے۔

(6) قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلك فلیفرحوا

بگو بفضل خدائے وبرحمت او پس باین باید کہ شاد شوند

فاضل بریلوی نے "خوش ہونے" کو بدل کر "خوشی کرنا" کر دیا ہے تاکہ وہ اس سے دلیل لے کر میلاد کا جشن منا سکیں۔ یہ فاضل بریلوی کی تحریفات کا ایک نمونہ

فان کنت فی شك مما انزلنا الیك

پس اگر ہستی تو در شک از آنچہ فرد فرستادیم بسوئے تو

اب دیکھیے مصدقہ ترجمہ میں تو شك

کی طرف رکھا گیا ہے مگر کنز الایمان میں اس کو پھیر کر عام کر دیا، جو رضا خانی اصول کے سراسر خلاف ہے۔ شاید کوئی رضاخانی یہ کہے کہ ایسا ادب و احترام کی وجہ سے کیا ہے۔ تو ہم اس کا جواب آگے چل کر "کنز الایمان کا تفصیلی جائزہ" میں دیں

قل انما انا بشر

بگو جز ایں نیست کہ من آدمی ام مانند شما

دیکھیں اب خود ہی اپنے خلاف جارہا ہے، مزید اس آیت پر تفصیلی کلام ہم آگے عرض کرنے والے ہیں ان شاء اللہ۔

(9) فلا تدع مع اللہ الٰہا آخر

ومخواں اے محمد با خدائے بحق خدائے دیگر را

ومکروا مکرا ومکرنا مکرا وھم لا یشعرون

ومکر کردند اینہا مکر کردن ومکر کردیم مکر کردن و اینہا
نمی دانند

فلا یأمن مکر اللہ الا القوم الخاسرون

پس ایمن نشود از مکر خدائے مگر گروہ زیان کاراں

یعنی کنزالایمان میں دونوں جگہ "خفی تدبیر" اور "خفیہ تدبیر" معنی کیا ہے مگر ترجمہ سعدی میں لفظ مکر کی تائید وتصویب فرمادی۔ اگر رضوی کہیں کہ ادب کی وجہ سے یہ ترجمہ نہیں کیا تو ہم ادب رضاخانیوں کا عرض کر آئے ہیں وہ دیکھ لیا جائے۔ کچھ تو فالذین کفروا ھم المکیدون کے ترجمہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اور کچھ مکر کے اعتراض کے جواب میں۔ القصہ، یہ تو معلوم ہو گیا کہ فاضل بریلوی کا ترجمہ اپنے ہی فتوے کے خلاف ہے۔

(11) یاایھا النبی انا ارسلناك شاھدا

اے پیغمبر بدرستیکہ ما فرستادیم ترا گواہ

اس میں کئی طرح سے کلام ہے ایک تو النبی

شاھد ترجمہ۔ تو اپنے ہی فتوی کے زد میں خان صاحب خود ہی آگئے۔ تفصیلی کلام آگے چل کر کریں گے۔

(12) لئن اشرکت لیحبطن عملك

ا

اگر شرک آری بر آئینہ نابود شود عمل تو

واستغفر لذنبك

واستغفار گو برائے گناہان خود

واستغفر لذنبك

وآمرزش خواہ برائے زلت خود

جب کہ رضاخانی ترجمہ کا موجود ایڈیشن دیکھیے تو معلوم ہو گا کہ دونوں جگہ اس آیت کا روئے سخن سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پھیر کر امت کی طرف کر دیا گیا ہے۔ ویسے ہمارے پاس کنز الایمان کا پرانا نسخہ ہے اس میں سورہ مومن کی آیت کا ترجمہ یوں ہے:

ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان

نمے دانستی تو کہ چہ چیز است قرآن ونہ آنکہ چیست ایمان

لا اقسم بهذا البلد

سوگند می خورم بایں شہر

رضاخان صاحب نے بقول رضاخانی حضرات اس لیے کھانے کا لفظ استعمال نہیں کیا کہ وہ ذات کھانے پینے سے پاک ہے۔ مگر رضاخانی حضرات کی بھول ہے کہ رضاخان صاحب نے ترجمہ سعدی کی تصدیق وتصویب کر کے اس "جرم" میں شریک ہونا منظور کیا ہے۔ اگر رضاخانی حضرات کو یاد ہو تو اپنے رضاخان کے حدائق بخشش

تو اب کیا بنے گا رضاخان کا؟ رضاخانی حضرات کو سوچنے کی مہلت دی جاسکتی ہے جتنی وہ مانگیں مگر فیصلہ انصاف کا ہو۔

(16) ووجدك ضالا فهدى

ویافت ترا جائے گم کردہ پس راہ نمود

جب کہ رضاخان صاحب؛ جن کا ترجمہ ان کا اپنا باپ بھی نہیں مانے گا اگر اس کو دکھا دیا جائے؛ یوں کرتے ہیں۔

اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

یہ ترجمہ خود رضاخانی فتوی کی زد میں ہے۔

(17) **ووضعنا عنك وزرك الذی انقض ظهرك**

ودور کردیم از تو بار ترا کہ گراں ساخت پشت ترا

العیاذ باللہ پیٹھ توڑنے کی بات

کی ہے۔ یہ بھی تو نہیں کہا جاسکتا کہ آپ کے دور میں اردو نے ترقی نہیں کی تھی ہاں شاہ رفیع الدین وغیرہ اکابر کے متعلق تو یہ بات بنتی ہے کیونکہ وہ اردو کی ابتدا تھی اور الفاظ

ہیں ورنہ سینکڑوں آیات پیش کی جاسکتی ہیں

کہ رضاخان کا ترجمہ اپنے ہی فتوی کی زد میں ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہم جو شروع میں کہہ آئے ہیں کہ رضاخان نے اسلاف کو ترک کیا ہے۔ اگر شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ وغیرہ حضرات سے اختلاف کیا تھا تو شیخ سعدی کے پیچھے تو چلتے مگر رضاخان نے ان کے بھی

ہم اس عنوان کو شروع کرنے سے پہلے بطور لطیفہ یہ بات بھی عرض کرتے جائیں کہ فاضل بریلوی شاید دنیا کا وہ واحد آدمی ہے جو اپنے باپ کی بھی نہیں مانتا اور علامہ فضل حق خیر آبادی جن کے افکار و نظریات کا اپنے آپ کو حامل وحامی وناشر کہلاتا رہا ان کی بھی نہیں مانتا، اس نے تراجم ان دونوں حضرات کے خلاف کیے ہیں۔
بطور نمونہ چند تراجم پیش کیے جاتے ہیں:

(1) یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون

باپ الصیام

ہے کہ یہ صیام جمع نہیں بلکہ مصدر ہے قیام کی طرح، تفصیل آگے آرہی ہے۔
القصہ، رضا خان نے باپ کی بھی نہ مانی تو ٹھوکر کھائی اور دوسری بات یہ ہے کہ لعلکم تتقون "تاکہ تم تقوی اختیار کرو" لیکن فاضل بریلوی نے "کہ کہیں" کا لفظ استعمال

یہ ترجمہ کسی معتزلی کا ہے اور پھر اس سے اللہ تعالی کی گستاخی کا بین ثبوت ہے
کہ وہ اپنے بندوں سے عبادت کی امیدوں میں ہے {تا کہ کا معنی امید ہے} حالانکہ
مسلمان مدعی ہیں کہ اللہ تعالی کو کسی کی پرواہ نہیں اور نہ ہی وہ کسی کی عبادت کا محتاج

کرنے سے یہ مفہوم بنے گا کہ تم یہ روزے رکھو امید
ہے کہ تمہیں تقوی ملے، اس لیے فاضل بریلوی نے یہ ترجمہ نہیں کیا۔ اویسی صاحب!
ہم معذرت سے عرض کرتے ہیں کہ اگر یہ معتزلی کا ترجمہ ہے تو پھر یہ تو معلوم ہو گیا کہ
رضا خان صاحب معتزلی کا نطفہ تھے اور معتزلہ کے عقائد کے حامی وناشر تھے۔ ویسے
رضا خان صاحب نے جو "کہ کہیں" کا لفظ استعمال فرمایا ہے آپ لغت کی کتب دیکھیں

اگر امید پائی جاتی ہے تو اس کا تعلق بندوں کی طرف سے ہے
نہ کہ خدا کو امید ہے کیونکہ خدا تعالی تو علام الغیوب ہے۔ ہاں بندے عبادت کریں یہ
امید کرکے کہ ہمیں تقوی نصیب ہو گا۔ آپ کے جید عالم مولوی غلام رسول صاحب
لکھتے ہیں کہ عربی میں لعل کا لفظ امید کے لیے آتا ہے اردو میں اس کا معنی شاید کیا جاتا
ہے اور یہ اس شخص کے کلام میں متصور ہے جس کو مستقبل کا علم نہ ہو اور اللہ تعالی تو
علام الغیوب ہیں اس لیے یہاں اس لفظ کا معنی یہ نہیں ہے کہ اللہ کو امید ہے بلکہ اس کا

ہے کہ یہاں لعل کیَ

کیَ

بات دوسری طرف نکل گئی، ہم تو یہ ثابت کررہے تھے کہ فاضل بریلوی نے ترجمہ اپنے باپ کے بھی خلاف کیا ہے۔

(2) یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا

جب کہ فاضل بریلوی کا ترجمہ پیچھے گذر چکا ہے، جو صاف اپنے والد کے

ایاک نعبد و ایاک نستعین

جب کہ رضاخان صاحب کے ترجمہ میں " تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں" ہے جو کہ بالکل باپ کے خلاف ہے۔ باپ کہہ رہا ہے کہ اس میں خبر ہے کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانتے ہیں مگر بیٹا کہتا ہے کہ نہیں یہ دعا ہے کہ ہمیں یہ ہمت و توفیق دے کہ ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھ ہی سے مدد چاہیں۔ ہم کچھ نہیں کہتے، بریلوی حضرات خود ہی باپ بیٹے میں سے سچے

لا اقسم بهذا البلد

یعنی قسم می خورم بایں شہر

2 لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر

واستغفر لذنبك، آمرزش بخواہ برائے گناہ خود

دوسری جگہ علامہ صاحب حدیث شریف نقل کر کے فیأتون عیسی فیقول لست لها ولكن عليكم بمحمد صلى الله عليه وسلم عبد غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر

پس بیایند بر عیسی علیه السلام پس بگوید برائے شفاعت

نیستم لیکن بر شما لازم است کہ بروید بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم او بندہ است کہ آمر زیدہ است خدائے تعالی مرا را از گناہان پشین وپسین او۔

یعنی لوگ سیدنا عیسی علیہ السلام کے پاس آئیں گے پس وہ کہیں گے میں شفاعت کے لیے نہیں ہوں مگر تم پر لازم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤوہ

جب کہ رضاخان صاحب کا ترجمہ اس کے بالکل الٹ ہے وہ امت کے افراد کو معاف کروا کے فارغ ہو چکے ہیں۔ اس لیے تو عبادت وریاضت، نماز روزہ وغیرہ کو فروعات سمجھتے ہیں جیسا کہ حدائق بخشش میں ہے۔ تبھی تو بریلویت نماز وغیرہ عبادات کی ضرورت نہیں سمجھتی کہ بخشش تو ہو چکی ہے اب عبادات کی کیا ضرورت!

(6) ووجدك ضالا فهدى

جب کہ رضاخان صاحب کا ترجمہ تو بالکل اور ہے۔ جس کو باپ نے مرجوح قرار دیا ہے وہ بیٹے نزدیک راجح ہے۔ معلوم ہو گیا کہ باپ کے عقائد کو بیٹا غلط قرار دے رہا ہے جیسا کہ ایک رضاخانی مولف نے فاضل بریلوی کے باپ سے ہٹ کر نیا ترجمہ بنانے پر جو فوائد ومناقب لکھے ہیں وہ سنیے۔

اویسی صاحب اس آیت کا 'ادارہ اشاعت القرآن والحدیث' کا ترجمہ نقل کر کے لکھتے ہیں:

" اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی" لہٰذا ان آیات سے ابراہیم علیہ

یعنی یہ ترجمہ کرنا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہ کہنا ہے العیاذ باللہ۔ یہی ترجمہ تو اعلی حضرت کے باپ نقی علی خان کا ہے۔ فاضل بریلوی نے شاید اسی وجہ سے ترجمہ یہ نہیں کیا۔ چلو ایک بات تو پتہ چلی کہ فاضل بریلوی اس کا بیٹا ہے جو سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو العیاذ باللہ گمراہ کہتے تھے۔ اب فاضل بریلوی کے چاہنے والے

النبی اولی بالمومنین من انفسھم یعنی پیغمبر بہتر است بمومنان از جانہائے ایشاں۔

چونکہ فاضل بریلوی کو ایک نیا ملک بنانا تھا اس لیے تختہ مشق قرآن مجید کو بنایا، اور ایسے مضامین و معانی تراشے جو کہ قرآن کریم پر جھوٹ کے مترادف ہیں۔ اسی کو دیکھ لیجیے 'مالک' کا لفظ اولی

فاضل بریلوی ایسا کرنے پر مجبور تھے کیونکہ ان کو ایک علیحدہ مسلک بنانا تھا جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شے کے مالک ہیں یعنی مالکِ کل ہیں اور فاضل بریلوی نے حدائق بخشش میں اپنے اشعار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک کل

آپ سے مانگا جائے۔ جب مالک کل ہیں تو پھر ہر جگہ بھی ہونا چاہیے، جب مالک کل ہیں تو علم غیب بھی ہونا چاہیے، جب مالک کل ہیں تو مختار کل بھی ہونا چاہیے۔ تو ان جیسے کئی مقاصد کے لیے فاضل بریلوی نے ترجمہ قرآن کنز الایمان لکھوایا اور وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی ہوئے کہ کئی جاہل ان کو مل گئے جو ان کے مؤید وحامی بن

قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلك فليفرحوا

حالانکہ اس کے معنی خوش ہونے کے ہیں نہ کہ خوشی کرنے کے جیسا کہ ہم نے ترجمہ شیخ سعدی سے عرض کر دیا۔ فاضل بریلوی نے یہ اس لیے کیا تاکہ میرے مسلک اور میرے ماننے والے جب ان کو میلاد شریف پر دلیل کی ضرورت ہو گی تو وہ اسی آیت کو سہارا بنائیں گے کہ خوشی کا حکم تو آیا ہے حالانکہ قرآن شریف نے خوش ہونے کی بات کی ہے نہ کہ خوشی کرنے کی۔ ورنہ لازم آئے گا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج، اعلان نبوت، غزوات میں فتح، نزول قرآن وغیرہ دیگر واقعات پر جو مسلمان ہیں وہ ضرور خوشی کریں، جھنڈیاں لگائیں، ناچ گانا کریں، ڈھول بجائیں، کیک کاٹا جائے، رقص کیا جائے۔ اگر ان موقع پر یہ کام نہ کریں تو بھی کوئی آدمی بھی سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ان کو نہیں کہتا تو جشن میلاد نہ کرنے پر کیوں گستاخ قرار

فضل و رحمة

اب ہو چکا ہے۔ مگر ایک بات سمجھ نہیں آتی کہ یہ رضا خانی حضرات بڑے زور وشور سے کہتے ہیں کہ "سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منارہے ہیں" یعنی جو کیک نہ کاٹے ، جلوس نہ نکالے، جھنڈیاں نہ لگائے، جشن نہ منائے، وہابی ہے اور گستاخ ہے۔ جب کہ یہ بات بھی اٹل ہے کہ فاضل بریلوی اور اس کے والد وغیرہ سے یہ امور قطعاً ثابت نہیں انہیں تو ابلیس کوئی نہیں کہتا۔ یہ بات ہمیں سمجھ نہیں آتی بریلویوں سے گذارش ہے کہ یہ ہمیں سمجھادیں کہ کہیں فاضل بریلوی

تشریف آوری

سے دنیا کو خوشیاں نصیب ہوئیں۔ کوئی انسان نہیں جو مسلمان بھی ہو اور پھر سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر خوش نہ ہو۔ مگر خوشیاں منانے کا یہ طرز ہمیں

ہیں کہ میلاد کا معنی تو پیدائش ہے اور

وہ تو بشر کی ہوتی ہے نہ کہ نور کی اور تمہارے بریلوی حضرات تو زور و شور سے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کے انکاری ہیں اور محض نور ماننے پر زور دیتے ہیں تو پھر میلاد کیسا؟ اور حیرت اس بات پر ہے کہ خود ہی اپنی کتب میں علامہ ابن حجر مکی رحمہ

میلاد و اذکار جو ہمارے ہاں کیے جاتے ہیں ان میں سے اکثر نیکی پر اور برائی بلکہ برائیوں پر مشتمل ہیں۔ اگر صرف عورتوں کا اجنبی مردوں کو دیکھنا ہو تو یہی برائی

یعنی صحیح میلاد تو نادر ہے اور القلیل کالمعدوم

وقت صحیح میلاد نہ تھے اب کہاں سے آئیں گے؟ بہر حال رضا خانی حضرات برائیوں پر مشتمل میلاد انجام دیتے ہیں اور امت کو تباہ کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔

(2) ولا تدع من دون اللہ

تَدْعُ کا معنی شیخ سعدی سے ہم عرض کر چکے ہیں کہ پکارنا ہے، چونکہ فاضل بریلوی نے ایک نیا مسلک تیار کرنا تھا اور اس میں اس کی بھی ضرورت تھی کہ غیر اللہ کو ہر جگہ سے پکارا جائے تو فاضل بریلوی نے مسلک کی لاج رکھنے کے لیے قرآن پاک کے ترجمہ میں اپنا کام کر دکھایا کہ لا تدع کا معنی ہے بندگی نہ کرو۔ فاضل بریلوی ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ غیر اللہ کو پکارنے سے چونکہ روکا نہیں گیا لہذا یہ شرک نہیں۔ اب اتنی بڑی جسارت تو فاضل بریلوی ہی کر سکتے ہیں اگر غیر اللہ کو پکارنے، ندا دینے کی تفصیل سے تردید دیکھنی ہو تو استاذ محترم امام اہل السنت شیخ

یا ایھا النبی انا ارسلناك شاھدا

فاضل بریلوی نے شاھدا کا معنی حاضر ناظر کیا ہے حالانکہ یہ لفظ شاھد یوسف علیہ السلام کی گواہی دینے والے بچے کے لیے سورہ یوسف میں اور حضرت عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کے لیے سورہ حم میں استعمال ہوا ہے مگر ان کو تو کوئی بھی حاضر و ناظر کے منصب سے نہیں نوازتا حالانکہ وہی لفظ ہے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استعمال ہوا ہے۔ مگر حاضر و ناظر کا معنی اِدھر کیا ہے اُدھر نہیں کیا بریلوی حضرات کو جب ہم کہتے ہیں معنی گواہ کرو تو ہمیں یہ کہتے ہیں کہ گواہی دیکھے بغیر تو نہیں ہوتی۔ جواباً جب ہم یہ کہتے ہیں کہ موذن کا اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان

محمد رسول اللہ   اور یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی کی گواہی بھی
قرآن میں موجود ہے۔ مگر یہ گواہی تو دیکھے بغیر ہے تو پھر یہ گواہی کیا معتبر نہ ہو گی؟
اگر روزانہ کئی دفعہ موذن گواہی دیتا ہے جو معتبر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کی
گواہی دینا بروز قیامت بن دیکھے بھی معتبر ہے۔

اور ہمارا یہ نظریہ ہے کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت کے دن
گواہی دینا اس بنا پر ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو عرض اعمال کی بنیاد پر امت کے
احوال سے آگاہ کیا جاتا رہا۔ بہر حال فاضل بریلوی نے جو نیا مسلک تراشا ہے اس کو
ثابت کرنے کے لیے اپنے دوستوں کو اور مریدوں کو قرآن پاک میں بھی نقب لگانے

میں ایک جگہ بیان کر رہا تھا مجھے ایک آدمی نے فون کیا، جی ہمیں لوگ کہتے
ہیں تم گستاخ رسول ہو، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر وناظر نہیں مانتے۔
میں نے اسے کہا کہ پتہ ہے کہ یہ لوگ کہاں تک حاضر وناظر منوانا چاہتے ہیں؟ اس نے
کہا جی نہیں۔ میں نے کہا ان کا مقصد یہ ہے کہ تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو ہم

میں بریلوی سے کہوں گا کہ لوگوں کی شرمگاہ اور لوگوں کو اس حالت میں
دیکھنا تم اپنے لیے تو عار اور شرم کی بات سمجھو مگر رحمت کونین صلی اللہ علیہ وسلم

کسی آدمی نے بریلوی عالم سے سوال کیا کہ رحمت کونین صلی اللہ علیہ وسلم

یا جبکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تو تریسٹھ سال دنیا میں رہے اور لوگوں کو نظر آتے رہے، اس لیے آپ کا یہ کہنا ٹھیک نہیں۔بے چارہ بریلوی عالم

اب دو باتیں ہیں، یا ان کا عقیدہ ٹھیک نہیں یا پھر یہ کفار سے بھی برے ہیں۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تریسٹھ برس تھے دنیا میں تو لوگوں کو نظر آتے رہے اور اگر ہر جگہ اب بھی ہیں تو آپ کو نظر آنے چاہییں۔ معلوم ہوا کہ یا تو عقیدہ ٹھیک نہیں یا پھر یہ کفار سے بھی بُرے ہیں، اس لیے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف فرما تھے تو کفار کو بھی نظر آتے تھے تو کیا یہ رضاخانی ان کفار سے بھی بُرے ہیں جو ان کو ہر جگہ حاضر ہونے کے باوجود نظر نہیں آتے۔باقی رہی یہ بات کہ بریلوی حضرات نے کہاں کہاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر ناظر لکھا ہے تو اس پر بے شمار حوالہ جات پیش کیے جاسکتے ہیں جیسے مفتی امین کی کتاب حاضر ناظر رسول، مقیاس حنفیت وغیرہا۔

ہم یہ بات پوری جرأت سے کہتے ہیں کہ بریلویوں سے پہلے پوری امت مسلمہ میں کوئی ایک معتبر عالم پیش نہیں کیا جاسکتا کہ جس کا یہ عقیدہ ہو کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ موجود ہیں زوجین کے جفت کے وقت بھی حاضر ناظر ہیں اور تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کیے جاتے ہیں اس کو بھی دیکھتے ہیں۔ جیسا کہ مقیاس حنفیت کے صفحہ 282 اور جاء الحق کے صفحہ 72 پر موجود ہے۔ تو بات چل رہی تھی مولوی احمد رضا خان نے ایک نیا مسلک بنانے کے لیے قرآن پاک کو تختہ مشق بنایا

حالانکہ اس کا ترجمہ یہ تھا کہ میں بشر ہوں جیسے تم بشر ہو۔ مگر رضا خان نے ترجمہ اس لیے بدلا کہ اپنی قوم کو یہ عقیدہ دے سکے کہ نبی بشر نہیں ہوتے صرف ظاہری صورت بشری میں ہوتے ہیں۔ اسی بات کو دیکھتے ہوئے رضاخانی حضرات نے یہ عقیدہ بنایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت نور ہے اور بشریت ایک لباس ہے۔ حالانکہ اگر ہم رضا خانیوں سے کہیں کہ رضا خانی اہل السنت کے لباس میں ہیں تو

ہم نے یہ تو کہا نہیں کہ آپ سنی نہیں ہیں مگر وہ یہی کہیں گے کہ یہ کہنا تم اہل السنت کے لباس میں ہو اس کا مطلب ہی یہ بنتا ہے کہ تم سنی نہیں ہو تو پھر ہم کہیں گے کہ تم

بریلوی حضرت دھوکہ دینے کی خاطر کہہ دیتے ہیں کہ ہم بشر مانتے ہیں جب آپ تفصیل پوچھیں گے تو اوپر والی بات بتائیں گے کہ لباس بشریت میں ہمارے پاس

لباسِ آدمی پہنا جہاں نے آدمی سمجھا
مزمل بن کے آئے تھے تجلی بن کے نکلیں گے

بجاتے تھے جو انی عبدہ کی بانسری ہر دم
خدا کے عرش پر انی انا اللہ بن کے نکلیں گے

ہم اہل علم کی خدمت میں عرض کریں گے کہ بریلویوں سے پہلے گفتگو اس بات پر ہونی چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہیں یا نہیں؟ اگر منکر ہوں تو بات ختم اور اگر قائل ہوں تو پھر ان سب اور دیگر ان کے اکابرین کے متعلق پوچھ لیا جائے کہ وہ تو مخلوق ماننے کے لیے تیار نہیں۔ جہاں تک ہماری تحقیق ہے بریلوی رضاخانی حضرات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مخلوق تسلیم ہی نہیں کرتے۔ بلکہ خدا اور محمد ان کے نقطہ نظر سے ایک ہی ہیں۔ اسی لیے تو کہتے ہیں کہ آپ لباس انسانی میں آئے، وگرنہ مخلوق مانتے تو افضل واعلیٰ، احسن واشرف مخلوق تو حضرت انسان تھی وہ کیوں نہ مانا؟ یا پھر رضاخانی اقرار کریں کہ ہم سے گستاخی ہوئی کہ ہم نے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان نہ مان کر غلطی کی ہے اور بے ادبی کی ہے۔

اگر نہیں تو پھر ہم یہ سمجھیں گے کہ جان بوجھ کر مخلوق ہونے کا انکار کر کے یہ خالق مانتے ہیں اسی لیے تو صفات مختصہ بخالق یعنی خدا کی صفات کو سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مانتے ہیں۔

القصہ فاضل بریلوی نے ظاہری صورت بشری میں نبی پاک صلی اللہ علیہ

خیر ہم اہل بدعت کو دعوت دیں گے کہ اہل السنت والجماعت کے عقیدے کی طرف آئیں کہ مادہ خلقت تو مٹی تھا، مگر صفات کے اعتبار سے نور علی نور تھے۔ ویسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور حسی سے بھی حصہ عطا فرمایا گیا کہ آپ کے دندان مبارک چمکدار تھے پیشانی مبارک پر نور چمکتا تھا اور پسینہ مبارکہ بھی موتی کی طرح چمکتا تھا۔

ہم حیران ہیں کہ ہم مادہ خلقت مٹی ماننے کے باجود یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ عام مٹی نہ تھی بلکہ جنت الفردوس کی مٹی تھی مگر رضاخانی ہماری تو نہیں مانتے اور یہ لکھ جاتے ہیں کہ، خاک عاجز اور کمزور مخلوق ہے کہ اس پر گندگی وغیرہ رہتی ہے، سب سے نیچی ہے، اس میں سکون ہے، اضطراب نہیں، اس پر گناہ وغیرہ ہوتے ہیں۔ تو چاہیے تو یہ تھا کہ اس ادنی چیز سے ادنی مخلوق پیدا ہوگی مگر ہماری قدرت تو دیکھو ایسی ادنی مخلوق سے اشرف المخلوق حضرت انسان، اس پر مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ بسایا، اسی سے اپنے

مفتی صاحب نے پہلے زمین کے اوصاف گنے کہ عاجزو کمزور ہے، اس پر گندگی رہتی ہے، اس پر گناہ ہوتے ہیں، ادنی چیز ہے، پھر آگے نتیجہ یہ نکالا کہ اس زمین پر جو مذکورہ اوصاف والی ہے مکہ ومدینہ طیبہ کو بسایا اور اسی زمین سے ؛جو مذکورہ

اس سب کچھ کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اسلاف کو چھوڑ کر اپنی مرضی کے عقائد تراشنے میں لگے ہوئے ہیں اور ہم یہ بات بڑی جرأت و دلیری سے کہیں گے کہ اسلاف میں ایسا کوئی معتمد و معتبر عالم نہیں ہے جو یہ کہے کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک نور سے بنایا گیا اور آپ انسانی لباس میں تشریف لائے۔ یہ صرف اور صرف رضاخانیت ہے جو یہ عقیدہ تراشے بیٹھی ہے اور اس سب میں بنیادی کردار

اگر یہی ترجمہ اسلاف کے مطابق کیا جاتا تو اتنی بڑی جسارت بریلوی نہ کرتے جو آج کر رہے ہیں۔ ایک اور مثال دیکھیے:

(5) یاایھا النبی انا ارسلناك

تھوڑی سی بھی سوجھ بوجھ رکھنے والا سمجھتا ہے کہ نبی کا لفظ یا تو نبوت سے بنا ہے جس کا معنی بلند و بالا شان والا یا نبی کا لفظ نباء سے بنا ہے جس کا معنی ہے خبر دینے والا یا خبر دیا گیا۔ اب اگر نبی کا ترجمہ نبی ہی کیا جاتا یا پیغمبر کر دیا جاتا تو دونوں معنوں پر اطلاق ہوتا اور دونوں معنی پائے جاتے کہ نبی بلند و بالا شان والا بھی ہوتا ہے اور خبر بھی دیا جاتا ہے اور آگے خبریں بھی دیتا ہے مگر فاضل بریلوی نے غیب کی خبریں دینے والا ترجمہ کر کے باقی معنوں کو چھوڑ دیا ہے۔

حیرت ہے کہ بریلوی اس کو عشق رسول کہتے ہیں حالانکہ جو ترجمہ اسلاف نے کیا وہی ترجمہ بہتر تھا تاکہ دونوں باتوں کا لحاظ اس لفظ نبی میں ہو سکے۔ مگر فاضل بریلوی نے تو الگ ایک مسلک بنانا تھا اسی لیے انہوں نے یہ ترجمہ کر ڈالا تاکہ ان کے چاہنے والوں کو عقیدہ بناتے اور تراشتے ہوئے آسانی سے قرآن کا سہارا مل جائے کہ نبی

غیب ہو گا۔ جبکہ ہم کہتے ہیں کہ علم غیب خدائے وحدہ لاشریک لہ کی صفت خاصہ ہے یعنی اس کو صرف اسی کے پاس مانا جائے۔

مزے کی بات تو یہ ہے کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے پسند نہیں فرماتے کہ علم غیب میرے لیے مانا جائے مثلاً مشکوۃ شریف جلد 2 کتاب النکاح باب اعلان النکاح میں روایت موجود ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس نکاح میں تشریف لائے وہاں چھوٹی چھوٹی بچیاں یہ شعر پڑھ رہی تھیں:

وفینا نبی یعلم مافی غد یعنی ہم میں ایک نبی تشریف فرما ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعی ھذہ

لکراھة نسبة علم الغیب الیه لانه لایعلم الغیب الا الله وانما یعلم الرسول من الغیب مااعلمه اولکراھة ان یذکر فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیة القتلی لعلو مذھبه عن ذلك

منع اس لیے فرمایا کہ آپ کو علم غیب کی نسبت اپنی طرف پسند نہ آئی کیونکہ علم غیب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور رسول وہی غیب کی بات جانتے ہیں جو خدا انہیں بتاتا ہے یا اس وجہ سے کہ آپ کا ذکر دف بجانے کے دوران انہوں نے کیا یا مقتولین کے مرثیہ کے درمیان کیا جبکہ آپ کا درجہ اس سے بہت بلند ہے۔

یہ سب وجہیں درست ہیں معلوم ہوا کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب کی نسبت اپنی طرف کرنا ناپسند ہے۔ اسی طرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

وگفته اند که منع آں حضرت ازیں قول بحیثیت آں است که در

وے اسناد علم غیب است بہ آں حضرت را ناخوش آمد و بعضے گویند کہ بجہت آں است کہ ذکر شریف وے در اثناء لہو مناسب نہ باشد۔

شارحین نے کہا ہے حضور علیہ السلام کا اس کو منع فرمانا اس لیے ہے کہ اس میں علم غیب کی نسبت حضور کی طرف ہے لہذا آپ کو ناپسند آئی، اور بعض نے فرمایا کہ آپ کا ذکر شریف کھیل کود میں مناسب نہیں۔

اور یہ دونوں باتیں ہی درست ہیں، نہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف علم غیب کی نسبت درست ہے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کھیل کود کے دوران مناسب ہے۔ فاضل بریلوی نے ترجمہ کنز الایمان میں بریلویوں کو اس مسئلے پر بھی کئی طرف سے آسانیاں دیں، خواہ ترجمہ تمام اسلاف سے ہٹ کر ہی کیوں نہ ہو تاکہ ایک الگ مسلک بنایا جائے۔ قاری احمد پیلی بھیتی صاحب، جو بریلوی محدث وصی

برسوں سے اسی جدوجہد میں منہمک رہے

لیے قرآن پاک کو تختہ مشق بنایا۔ ہمارے اس قول پر یہ بھی دلیل ہے کہ فاضل بریلوی نے مرنے سے کچھ دیر قبل وصیت میں فرمایا میرا دین

قرآن وسنت والا دین
میری کتابوں میں ہے اس پر قائم رہنا مگر شاید یہ حضرات بھول گئے اس سے قبل

مگر جہاں تک میرے دین و مذہب کی بات ہے اس پر تو قائم رہنا بہت ہی بڑا فرض ہے۔
اگر شریعت کی بات متصل پہلے نہ کرتے تو ہم مان لیتے کہ واقعی رضاخان صاحب کی کتابوں میں شریعت محمدی ہے مگر جب انہوں نے شریعت محمدیہ صلوات اللہ علی صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام کا پہلے ذکر کر دیا تو بعد میں ظاہر ہے وہ تو نہیں ہے۔
کیونکہ شریعت کے متعلق فرمایا حتی الامکان یعنی جہاں تک ہو سکے اس کو نہ چھوڑنا۔ مگر جب اپنی باری آئی تو فرمایا میری کتب سے ظاہر دین و مذہب پر قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

بات کا خلاصہ یہ ہوا کہ شریعت محمدیہ صلوات اللہ وسلامہ علی صاحبہا

ہوا کہ اس نئے

مسلک میں چونکہ نئی باتیں نئے عقائد و نظریات بھی ہوں گے اس لیے اس پر اتنا زور دیا کہ کتاب وسنت سے بھی اس کو بڑھا کر دکھایا۔ یہی وجہ تھی کہ فاضل بریلوی نے کنز الایمان میں نئے عقائد و نظریات سہارا دینے کے لیے تراجم کو اپنی مرضی سے کیا اور اسلاف سے الگ راستہ چلنے لگے۔

اتنی گفتگو کو پڑھ کر آپ کو یہ بات معلوم ہو گئی ہو گی کہ فاضل بریلوی ترجمہ قرآن کرنے کے اہل نہ تھے۔ ہم اسی بات کی طرف اپنی گفتگو کو مزید بڑھانا چاہتے ہیں کہ قرآن پاک کے ترجمہ و تفسیر کے لیے کئی علوم پر دسترس ہونا ضروری ہے۔ اس بات کو بریلوی علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب یوں لکھتے ہیں:

علماء اسلام نے مفسر کے لیے درج ذیل علوم میں مہارت لازمی قرار دی ہے۔ لغت، صرف، نحو، بلاغت، اصول فقہ، علم التوحید، قصص، ناسخ منسوخ، علم وہبی، اسباب نزول کی معرفت، قرآن کریم کے مجمل اور مبہم کو بیان کرنے والی

ہم اگر ہر ایک نمبر پر گفتگو کریں تو بہت لمبی ہو جائے گی زندگی رہی تو اس پر
پھر کبھی تفصیل سے کلام کریں گے۔ جس بندے کی ساری زندگی گالیاں دیتے گزر گئی
اور ساری عمر بدعات کے پہاڑ کھڑے کرتے گذر گئی اور جس آدمی نے کسی بھی مدرسے

ضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی نے آپ کی
خدمت میں عرض کی حضور آپ کی کتابوں میں وہابیوں دیوبندیوں اور غیر مقلدوں
کے عقائد باطلہ کا رد ایسے سخت الفاظ میں ہوا کرتا ہے کہ آج کل جو تہذیب کے مدعی
ہیں وہ چند سطریں دیکھتے ہی حضور کی کتابوں کو پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں ان میں تو

میں علوم کے
حصول کے لیے داخلہ نہیں لیا جیسا کہ مولوی سبحان رضا خان سجادہ نشین خانقاہ اعلی
حضرت لکھتے ہیں:

آپ نے حصولِ تعلیم کے لیے کسی مدرسہ میں داخلہ نہیں لیا۔

توفاضل بریلوی جوبقول مفتی مظہر اللہ شاہ دہلوی چلبلی طبیعت کے مالک تھے

اکثر کتب ورسائل فاضل بریلوی کے خطوط کے جواب ہیں اور خطوط کا جواب کون دیتا تھا؟اس کی تفصیل سنیے:

اعلی حضرت کی عادت کریمہ یہ تھی کہ استفسار {سوالات} ایک ایک کو تقسیم فرمادیتے اور پھر ہم لوگ دن بھر محنت کرکے جوابات مرتب کرتے پھر عصر و مغرب کے درمیانی مختصر ساعت میں ہر ایک سے پہلے استفتاء پھر فتوے سماعت فرماتے

چونکہ میں نے حساب کی تعلیم سکولی طور پر پائی تھی لہذا فرائض {علم المیراث}

استفتاءہوتاتوحضرت صدر الشریعہ مولاناامجد علی اعظمی، مولاناظفر الدین یا

فقیر آپ کے مدرسہ کو اپنے نفس پر ایثار کرکے انہیں آپ کے لیے پیش
اطلاع دیجیے کہ اپنے ایک اور دوست کو میں نے روک رکھا
ہے کہ ان کی جگہ مقرر کروں اگرچہ یہ دو عظیم کام یعنی افتاء وتوقیت اور ان سے اہم

اتنا تو معلوم ہو گیا کہ فاضل بریلوی فتاوی وغیرہ کی کتب اپنے رکھے ہوئے
ملازمین سے لکھوایا کرتے تھے۔ ہاں یہ ضرور ہوتا ہو گا کہ سن لیتے ہوں گے۔ میں تو
سمجھتا ہوں وہ صرف نام کے ہی عالم و مجدد ہیں حقیقت کچھ نہیں۔ ہمارے بریلوی
بھائیوں نے جو ان کتابوں اور فتاویٰ جات کی نسبت فاضل بریلوی کی طرف کی ہے وہ
صرف اس وجہ سے ہے کہ یہ کتب ان کی طرف منسوب ہیں ورنہ حقائق وہی ہیں جو ہم
نے عرض کر دیے ہیں۔

مزید سنیے فاضل بریلوی کی جہالت کی داستان! فاضل بریلوی فرماتے ہیں:

وہی پوریاں کباب کھائے، اسی دن مسوڑھوں میں ورم ہو گیا اور اتنا بڑھا کہ
حلق اور منہ بند ہو گیا۔ مشکل سے تھوڑا سا دودھ حلق سے اترتا تھا اور اسی پر اکتفا کرتا۔
بات بالکل نہ کر سکتا تھا یہاں تک کہ قراءۃ بھی میسر نہ تھی۔ سنتوں میں بھی کسی کی

کیا احناف کے ہاں یہ اجازت ہے کہ سنتیں بھی کسی امام کی اقتداء میں پڑھی

یں پر ایک نابالغ بہشتی پانی بھر رہا تھا۔ میں نے جب لڑکے سے وضو کے لیے پانی مانگا تو اس نے جواب دیا مجھے پانی دینے میں کوئی عذر نہیں لیکن بڑے مولوی صاحب نے مجھے کسی بھی نمازی کو پانی دینے سے منع فرمادیا ہے اور بتایا ہے کہ جو وضو کے لیے پانی مانگے اس سے صاف صاف کہہ دینا کہ میرے بھرے ہوئے پانی سے آپ کا وضو نہیں ہو گا

کیا نابالغ پانی بھر کے لے آئے تو اس سے وضو جائز نہیں ؟ یہ ہے فاضل

ی

ی

معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس دعوے میں سچے ہیں کہ اعلی حضرت جاہل تھے۔
اب اس کمی کو پورکرنے کے لیے علم وہبی ولدنی کا قول اختیار کیا گیا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عبارات تفاسیر آئیں، مابقی بھی درکار ہیں۔
تفسیر جمل وجلالین یہاں ہیں۔ یہ روح المعانی کیا ہے؟ یہ آلوسی بغدادی کون ہے؟ بظاہر

لو جی علم لدنی اور کسبی کا دعوی نرا جھوٹ ثابت ہوا کہ ایک اہم تفسیر، علوم و معارف پر مشتمل اور جاندار وشاندار تفسیر کا فاضل بریلوی کو علم ہی نہیں بلکہ آلوسی رحمہ اللہ کی درگت بھی بنادی۔ علامہ آلوسی کی شہرہ آفاق تصنیف روح المعانی جس کو اللہ کریم نے عرب وعجم میں مقبولیت نصیب کی فاضل بریلوی اس کو جانتے تک نہیں، باقی رہا علم لدنی اور علم وہبی، تو اس کے ملنے کی شرائط ہیں جن کو عبدالحکیم شرف قادری نے لکھا ہے:
وہبی علم عالم باعمل کو عطا کیا جاتا ہے جس شخص کے دل میں بدعت، تکبر،

شرط اول تھی کہ عالم باعمل ہو تو یہ تو سرے سے ہی مفقود ہے کیونکہ آں جناب علم سے بہرہ ور نہیں تھے دوسری شرط یہ تھی کہ دل میں بدعت نہ ہو تو اس بارے میں عرض یہ ہے کہ ہمیں تو بریلوی مانتے ہی نہیں ہم بدایوں والے حضرات سے ہی حوالہ عرض کر دیتے ہیں کہ وہ فاضل بریلوی کو بدعتی سمجھتے تھے۔ تفصیل یہ ہے کہ

بدایوں والے علماء سے چلا اس عنوان پر۔ تو ان میں سے مولانا عبد الغفار رامپوری صاحب نے انتہائی کدو کاوش سے ایک رسالہ لکھا اور سرورق پر کتاب کا نام حبل اللہ المتین لھدم آثار المبتدعین

یہ رسالہ فاضل بریلوی کے خلاف لکھا گیا جس میں ان کو بدعتی ثابت کیا گیا ویسے حقیقت تو اس سے بھی اوپر ہے کہ فاضل بریلوی، بریلوی علماء کی تحقیق سے مسلمان ہی نہیں رہتے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ فاضل بریلوی نے اپنے دوست مولانا عبد الباری فرنگی محلی کو حفظ الایمان کی عبارت دکھائی تو انہوں نے اس عبارت کو بے غبار کیا۔ فاضل بریلوی نے مثال دے کر بات کی تو تب بھی انہوں نے عبارت کو بے غبار کہا مگر فاضل بریلوی نے اپنے دوست سے دوستی برقرار رکھی اور اسے کافر نہ کہا۔ تفصیل کے لیے ہماری کتاب "حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ" دیکھیے۔

تقریباً یہی مولوی عبد الباری فرنگی محلی جیسا واقعہ پیر کرم شاہ صاحب کا ہے انہوں نے "تحذیر الناس میری نظر میں" لکھ کر قاسم العلوم والخیرات کی عبارات تحذیر الناس کو کفریہ نہیں کہا۔ چنانچہ بریلوی عالم محمد فاروق صاحب لکھتے ہیں:

کرم شاہ نے اکابرین اہل السنت {یعنی بریلوی} کی مخالفت کی ہے۔ اس کے متعلق ان کے سوانح نگار حافظ پروفیسر احمد بخش کی گواہی بھی ملاحظہ فرمالیں تاکہ فیصلہ کرتے وقت آسانی رہے۔ لکھا ہے: تحذیر الناس کی الجھی ہوئی متنازعہ بحث کے متعلق حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ نے فیصلہ فرمایا کہ ایسی عبارات انسان کو ایمان سے محروم کر دیتی ہیں۔ جبکہ حضور ضیاء الامت نے نانوتوی موصوف کی عبارت

روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ بھیروی صاحب نے اکابرین اہل

معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی کے دجل و فریب والے فتوی تکفیر کو پیر کرم شاہ صاحب بھیروی نے قبول نہیں کیا بلکہ ٹھوکر سے اڑا دیا اور ایک مرتبہ جب ان کو بریلویوں نے بہت ہی مجبور کیا تو انہوں نے کہا تم سے جو ہوتا ہے کر لو میں کسی مسلمان

اور کرم شاہ کا درجہ ایک ہے

من شك في كفره وعذابه فقد كفر

لہذا یہ شخص بھی کسی طرح مسلمان نہیں ہو سکتا جو بھی اس کے کافر ہونے

اب ہمارا سوال رضاخانیوں سے یہ ہے کہ کرم شاہ کو جو کافر نہ کہے وہ بریلوی تو کافر ہے اور جب کرم شاہ اور مولانا فرنگی محلی کا جرم ایک ہے تو دونوں کو سزا بھی تو ایک جیسی ملنی چاہیے۔ تو اب نتیجہ یہ نکلا کہ چونکہ فاضل بریلوی مولانا فرنگی محلی کی تکفیر

کے کفر میں شک کرے وہ کافر ہے" وہ بھی کافر ٹھہرا۔اب جب رضاخانی تحقیق میں فاضل بریلوی کافر ٹھہرا تو اب مسئلہ بدعتی سے بھی اوپر چلا گیا۔ہم اس پر چند ایک نظائر اور بھی پیش کرتے ہیں کہ فاضل بریلوی کبھی اپنے فتوؤں کی زد میں آتے ہیں اور کبھی

تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا، شرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا روز اول سے آخر تک سب ماکان ومایکون

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ زمین و آسمان کا کوئی ذرہ آپ کے علم سے خارج نہیں سب ماکان ومایکون کا انہیں علم ہے۔ دوسری طرف دیکھیں کہ فلاسفہ کا عقول عشرہ کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ ان سے ذرات عالم میں سے کوئی ذرہ بھی مخفی نہیں۔اس نظریہ کارد کرتے ہوئے فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

یہ خاص صفت حضرت عالم الغیب والشہادۃ جل وعلی کی ہے۔ قال تعالی:لا یعزب عنه مثقال ذرة فی الارض ولا فی السماء نہیں چھپی تیرے رب سے ذرہ

فلاسفہ یہ نظریہ غیر خدا کے لیے مانیں تو کافر فاضل بریلوی مانیں تو مسلمان تو نہیں رہیں گے ! اب دیکھیے یہ فاضل بریلوی اپنے اوپر ہی فتوی کفر لگارہے ہیں کیا اب

م کے متعلق یہ عقیدہ

قائم کرلیا جائے کہ اس کو فلاں چیز کا علم نہیں تو ایسا فاسد و باطل عقیدہ اس امر کو مستلزم ہو گا کہ اس نبی کا عقیدہ توحید ناقص ہے چہ جائیکہ افضل الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اوروں سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذاللہ

یعنی باقی سب سے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم مبارک زیادہ ہے مگر شیطان کا علم صرف وسیع ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے وسیع تر نہیں العیاذ باللہ۔ یہ ہے فاضل بریلوی کی محبت کا راز، عبارت کا آسان مطلب ہم نے بیان کر دیا ہے جیسے کوئی کہے باقی سب سے تو زید کے پیسے زیادہ ہیں مگر جو بکر ہے اس کا مال و دولت زید سے وسیع تر نہیں یعنی برابر ہے یا بس تھوڑا سا زیادہ ہے بہت زیادہ نہیں ہے۔ یہی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ساری خلقت سے زیادہ ہے حضرت آدم وخلیل علیہما السلام اور ملک الموت وشیطان بھی خلقت ہیں۔ یہ تین باتیں ضروریات

تماشا یہ ہے کہ اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعوی کرتے، ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک وناپاک کفر غیر کفر میں

جب کہ بریلوی اس حاضر وناظر کو سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و فضائل سے بھی گنتے ہیں تو فاضل بریلوی مولوی عبد السمیع رامپوری نے شیطان کو

ہم ان چند مثالوں پر ہی اکتفاء کرتے ہیں۔ اب یہ بات تو روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ فاضل بریلوی علم وہبی ولدنی کے لائق نہ تھے یہ بات بریلوی اصولوں سے ہی مبرہن ہوئی۔ باقی رہی بدعتی ہونے کی تو کچھ تو ہم عرض کر آئے ہیں کچھ مزید عرض کر دیتے ہیں۔

پابندی لگائی گئی تھی اس میں یہ لکھا ہوا تھا چونکہ اس ترجمہ و تفسیر میں شرک و بدعت

لو جی سعودیہ والوں نے بھی فاضل بریلوی کو گمراہ قرار دیا ہے۔ اور متحدہ
عرب امارات کی وزارت قانون، اموراسلامیہ اور اوقاف کی جانب سے بھی حکم یہ
شائع ہوا تھا کہ یہ ترجمہ شرک و بدعت اور باطل افکار و خیالات جیسی بنیادی غلطیوں

عرب کے علماء نے بھی فاضل بریلوی کے بدعتی ہونے پر مہر ثبت فرمادی
اہل السنت دیوبند تو پہلے ہی سے اس کو بدعتی کہتے آرہے ہیں اور رہ گئے تھے بدایوں
والے انہوں نے بھی فاضل بریلوی کو بدعتی کہہ دیا۔ حوالہ پیچھے گذر چکا ہے۔ تو فاضل

شرائط علم لدنی میں ایک یہ بھی تھی کہ گناہوں کی طرف میلان نہ ہو مگر
فاضل بریلوی کو دیکھیے کہ ان کی بچپن سے عادت تھی کیا:
آپ کی بچپن ہی سے یہ عادت رہی کہ اجنبی عورتیں اگر نظر آجائیں تو

اب بچپن ہی سے عادت رہی ہے کہ جملے پر غور کیا جائے تو بات سمجھ جاتی
ہے بڑی عمر تک رہی ہے۔ ویسے بھی محاورہ ہے کہ بچپن کی عادت پچپن تک جاتی ہے

سال اس کی عمر تھی وہ بازار میں جاتے ہوئے ماں کو باوجود منع کرنے کے گراتی اور اس کا دودھ پینا شروع کر دیتی اور محمد صدیق خان کی تحقیق یہ ہے کہ فاضل بریلوی

!سوچیے کہ یہ سب کچھ ہونے میں کتنا وقت لگا ہو گا؟ اس تمام وقت کو فاضل بریلوی بغور ملاحظہ فرمارہے ہیں کیا یہ بد نظری میں داخل نہیں ہو گا؟

آگے آیئے! فاضل بریلوی نے ایک عجب تحقیق کی۔ اس تحقیق کو پڑھ کر ہمیں بھی داد دینی پڑی کہ واقعۃً ایسا محقق دنیا میں نہیں گزرا۔ وہ کیا تحقیق تھی آپ بھی پڑھ لیجیے:

ہے چنانچہ ایک

مجلس میں یہ راقم بھی موجود تھا کہ ایک فاضل نے فرمایا کہ مولانا احمد رضا خان کے پیرو

شاھد میں بھی استعمال ہوا

ہے، فاضل بریلوی نے ترجمہ 'گواہ' کیا ہے اور دوسری جگہ سورہ احقاف آیت نمبر 10

"انما عند اللہ ھو خیر لکم"

فاضل بریلوی نے انما

انما

القصہ، ہم نے قدرے تفصیل سے عرض کیا ہے کہ فاضل بریلوی کا ترجمہ
کنز الایمان بہت ساری خامیوں سے بھرا ہوا ہے جو آپ آگے ملاحظہ فرمائیں گے اب
تک ہم نے یہ باتیں گوش گذار کی ہیں کہ یہ ترجمہ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے کیونکہ یہ
علم سے کورے تھے۔ جاہل و جہالت کے لفظ آپ ملاحظہ فرما چکے انہی گھر سے مل گئے۔
اس لیے کنز الایمان سے بجائے استفادہ کے بچنے ہی میں خیر ہے۔ اگرچہ بریلوی

لفظ محمد کی شکل بنا کر سوتے سر میم کہنیاں ح اور کمر دوسری میم اور پاؤں
دال بن جاتے تھے اس طرح سونے کا فائدہ یہ تھا کہ ساری رات 70 ہزار فرشتے اس

یہ سب کچھ فضائل و مناقب تراشنے کے باوجود وہ جاہلوں کے پیشوا ہی رہے،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو اردو لغت میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتے،اور کبھی ترجمہ کرتے ہیں

ہمیشہ

الکلام

(1) لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

(4) قَالَ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اُنۡکِحَکَ اِحۡدَی ابۡنَتَیَّ ھٰتَیۡنِ عَلٰۤی اَنۡ تَاۡجُرَنِیۡ ثَمٰنِیَ

حِجَج

علیٰ

(5) وَانْظُرْ إِلَى حِمَارِكَ

وانظر الى العظام كيف ننشزها

(6) وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْئَرُونَ
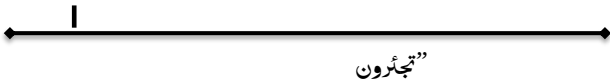
وقار! آپ اس بات کو سوچیے

(8) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ كَثِیۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ

فاضل بریلوی ن" کا معنی ہے جو عقلاً

(9) فَإِن يَشَإِ ٱللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ

(10) قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ

خان صاحب نے العظم

”العظم

(11) مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی

(12) اَلَّذِیٓ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ

میں

(1) تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ

ی

(2) فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذاً مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ

(3) وَمِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ اِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ...الخ

(4) وَلَوْ تَرٰى اِذْفَزِعُوْا

(5) وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

(6) لَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ

(7) اَللّٰهُ الَّذِىْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ ۔ الخ

(8) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

- للکفرین

ووجدك ضالا فهدى

إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

(1) وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ

(2) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ

(3) فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيۡسٰى مِنۡهُمُ الۡكُفۡرَ

(4) لَنُغۡرِيَنَّكَ بِهِمۡ

(5) فَأَنتَ لَهُۥ تَصَدَّىٰ

(6) وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدَىٰ

آپ طرف منسوب کرنا درست ہے؟

(7) قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَّأَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ

(8) نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۔۔الخ

(9) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسۡتَحۡیٖۤ اَنۡ یَّضۡرِبَ۔ ۔الخ

جماعت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ باہمی مشورہ کر کے اللہ اور اس کے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحاً اِلَی قَوْمِہٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوْا اللّٰہَ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَات

وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ

حجام جہاں مونڈتا تھا اوروں کے سر
کوچہ میں خود اس کی حجامت ہو

(1) قَالَ لَاَقۡتُلَنَّكَ

(2) مِنۡهُمۡ اُمَّةٌ مُّقۡتَصِدَةٌ ؕ وَ كَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ سَآءَ مَا يَعۡمَلُوۡنَ

(3) مَنۡ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيۡهِ وَ جَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَالۡخَنَازِيۡرَ وَ عَبَدَ

الطَّاغُوتَ

عَبَدَ

جَعَلَ کا بنا

عَبَدَ الطَّاغُوتَ

جَعَلَ

جَعَلَ

(4) وَمَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ

(5) قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ

کے اعلیٰ حضرت نے "وکیل" اور "مصیطر" کا ترجمہ

(6) وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ کُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ

(7) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖ

”یستحی

ںیستحی

I

لا يترك

ي

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ آزَرَ

میں اب کا صحیح

”ما کان لنبی والذین امنوا۔ ۔الخ

لااستغفرن لک

آزر کر چکا تھا اور آپ آزر سے وعدہ فرما چکے تھے ساستغفر لك ربی

.

و اذا قال لابیہ۔ ۔الخ

مولوی شمس بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَات

واستغفر لذنبك. .اى. .لذنب وجودك

بخشش مانگیے

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى آدَمَ وَنُوحًا وَّآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهاً وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ

اَفَكُلَّمَا جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لاَ تَهْوٰى.. الخ

ی

من الرسل الدال علیہ قولہ رسول

وَيَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہ

السلام

ا

یسین

ہم بَھت

(والموتی یبعثهم اللہ) میں الموتی

نکہ ''الموتی''

''الموتی''

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِىْ

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۔ ۔ الخ

ولئن اتبعت اهوائهم ۔ البقرة

(1) وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

ذہن رکھنے والے لوگ جو علمی

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ (2)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ..الخ

(1) قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

: تم فرماؤ آدمی ہونے میں مَیں

(2) قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا

(3) قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔

(1) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَی الْمَلآئِکَةِ اَنِّیْ مَعَکُمْ

:جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں ہے کہ میں

(2) بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰی لَهَا

(1) وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

(2) فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ

(3) فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ

(4) وَلاَ تَتَّبِعُ اَهُواۤئَهُمُ

(5) وَلاَ تَدُعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهاً آخَرَ

(6) اِذاً لاَ اَذَقُنَاكَ ضِعُفَ الُحَيَاة

(7) وَلاَ تَكُنُ مِّنَ الُغَافِلِيُنَ

(8) وَلاَ تُطِعُ مَنُ اَغُفَلُنَا قَلُبَهٗ عَنُ ذِكُرِنَا

اِنۡ تَتُوۡبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدۡ ضَغَتۡ قُلُوۡبُكُمَا

نے جب زاغت

ضغت

وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

:

الاناء یترشح بما فیه

وَاعۡبُدۡ رَبَّکَ حَتّٰی یَاۡتِیَکَ الۡیَقِیۡن

نکتہ

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ

آیۃ"

جمع کا صیغہ ہے اس کے لیے لفظ بھی جمع کا ہونا

آیات"

آیۃ

آیۃ“

(1) وَیٰاٰدَمُ

(2) مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ

(3) وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

(4) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(5) وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى
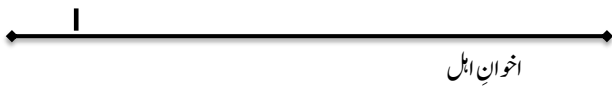
وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ

(1) يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ

(2) وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ

قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي

۔اب آپ سوچیے

فلا تصحبنی

ذوالعرش المجید

نے المجیدُ

) پڑھ کر ذو

نے المجیدِ

یر) پڑھ کرالعرش

اعلی حضرت کا حال یہ ہے کہ قرآن کریم میں لکھی تو پہلی قراءۃ ہے مگر فاضل بریلوی کاترجمہ یہ ہے: "عزت والے عرش کامالک"۔ قراءۃ لکھی ہوئی اور ہے،

قُلْ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

لکم

ہے کہ لکم

(1) وبالآخرۃ ھم یوقنون

ھُم

یُوْقِنُوْنَ لانے سے

(2) او کصیب من السماء

صیّب ذوی اصحاب کا لفظ مقدر ہے ملاحظہ

I

(3) كلما اضاءلهم

كلما

(4) ان اللہ لا یستحی

حیا

(5) لا تجزی نفس عن نفس شیئا

(6) حتی اذافشلتم وتنازعتم فی الامر وعصیتم من بعدما ارا کم ما تحبون

اذا

(7) کتب علیکم الصیام

بلکہ قام یقوم قیام صام یصوم صیا ما

کما

کتب علی الذین کتب کتبت

(8) ان امرء هلك ليس له ولد

(9) ان اللہ فالق الحب والنوی

الحب حبة النوی نواۃ کی جمع ہے،ملاحظہ ہو کتاب المعجم

(10) حتی اذا اقلت سحابا ثقالا سقناہ لبلد میت

سحاب وثقال السحاب

سحابة ثقال ثقیل

(11) واذکروا اذجعلکم خلفاء

اذ

اذ واذکروا

ان

ف

۔ وذکر اسم ربہ فصلی۔

وان اللہ ھو التواب الرحیم

ان اللہ ھو التواب الرحیم

تواب فعال

رازق

رزاق

یجئی للمبالغۃ نحو صبار صبار

تواب صبار

ہے مصنف نے صبار

تواب

تواب؛ کے معنی بہت توبہ قبول کرنے والا ہوئے

ستجدون اقواما یزعمون انہم یدعونکم الی کتاب اللہ وقد نبذہ

وراء ظهورهم

(1) اِهۡبِطُوۡا مِصۡراً

(2) وَمِنۡهُمۡ اُمِّيُّوۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ الۡكِتَابَ اِلَّآ اَمَانِيَ

امانی

(3) وَيَكُوۡنُ الرَّسُوۡلُ عَلَيۡكُمۡ شَهِيۡداً

شہیدا
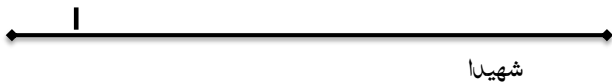
فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا

(4) اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ

(5) لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا

(6) وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيۡدٌ

انتم

(4) قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

كفروا

(5) وَاذْكُرُوْآ اِذْجَعَلَكُمْ خلفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ

من بعد

وَيَعْبُدُوْنَ مَنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ

لا يضرهم

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةً

بما صنعوا

(8) لَقَدۡ اَضَلَّنِیۡ عَنِ الذِّکۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِیۡ

بعد

(9) وَنُرِیۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا فِی الۡاَرۡضِ

فی الارض

(10) وَاِذۡ یُرِیۡکُمُوۡهُمۡ اِذِ الۡتَقَیۡتُمۡ فِیۡۤ اَعۡیُنِکُمۡ قَلِیۡلاً

فی اعینکم

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ کِتٰباً

الحدیث

(12) حَتّٰۤی اِذَا هَلَکَ قُلۡتُمۡ لَنۡ یَّبۡعَثَ اللّٰهُ مِنۡ بَعۡدِهٖ رسولاً

من بعدہ

(13) اِسۡتَغۡفِرۡلَهُمۡ اَوۡلَاتَسۡتَغۡفِرۡلَهُمۡ

دوسرے لھم

فَجَمَعَ كَيۡدَهٗ ثُمَّ اَتٰى

حضرت نے ''کید''

وَلَاُصَلِّبَنَّكُمۡ فِیۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ

جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفاً

وَإِنَّا لَجَاعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْداً جُرُزاً

"صعیدا جزرا

رَجْماً بِالْغَيْبِ

وعرضوا علی ربك صفا

اَشِحَّۃً عَلَیۡکُمۡ

اشحۃ

فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡھِمۡ سَیۡلَ الۡعَرِمِ

”سیل

وَھُوَ الۡفَتَّاحُ الۡعَلِیۡمُ

”فتاح

وَمَنۡ یَّعۡشُ عَنۡ ذِکۡرِ الرَّحۡمٰنِ

”یعش“

وَاُخۡرٰی لَمۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَیۡھَا

لَمۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَيۡهَا

سَيَعۡلَمُوۡنَ غَدًا مَّنِ الۡكَذَّابُ الۡاَشِرُ

"اشر

لَا يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ جَمِيۡعًا اِلَّا فِىۡ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوۡ مِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ

"وراء جدار

فَمَنۡ يَّسۡتَمِعِ الۡاٰنَ يَجِدۡ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا

"شهابا

فَذٰلِكَ يَوۡمَئِذٍ يَّوۡمٌ عَسِيۡرٌ

يوم عسير

كَاَنَّهُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَةٌ

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ

وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا

اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ

يٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ

وَبَنٰتِ عَمِّكَ

ء

(1) وَنُوحاً اِذۡ نَادٰی مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَالَه فَنَجّیۡنٰه وَاَهۡلَه مِنَ الۡکَرۡبِ الۡعَظِیۡمِ

جگہ ہے:

(2) وَاَیُّوۡبَ اِذۡنَادٰی رَبَّهٗ اِنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ وَ کَشَفۡنَامَا بِهٖ مِنَ ضُرٍّ وَاٰتَیۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَمِثۡلَهُمۡ مَعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَ ذِکۡرٰی لِلۡعٰبِدِیۡنَ

(3) وَذَاالنُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ

(4) وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لاَ تَذَرْنِيْ فَرْداً وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَباً وَّرَهَباً وَّكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ

(5) فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ

(6) فَاَنۡجَیۡنٰه وَالَّذِیۡنَ مَعَه بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعۡنَا دَابِرَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَمَا کَانُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ

(7) رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ

(8) وَنَجَّیۡنٰهُمَا وَقَوۡمَهُمَا مِنَ الۡکَرۡبِ الۡعَظِیۡمِ ونصرنٰهُمۡ فَکَانُوۡا هُمُ الغٰلبین

(9) وَاِنَّ لُوۡطاً لَّمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِذۡ نَجَّیۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ اَجۡمَعِیۡنَ

(1) وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ

(2) بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعا

(3) اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ يُّضِل

(4) هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَق

(5) اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ

بِالْمُهْتَدِيْنَ

(6) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلاً

اور اثبات عموم قدرتِ باری

(1) قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ

(2) قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئاً اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّه وَمَنْ فِيْ الْاَرْضِ جَمِيْعاً

(3) فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ

---

(1) وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئاً

(2) اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعاً

(3) اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ

(4) فَمَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ

(5) قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحِدًا

معلوم ہو گیا کہ جو بریلویو کے عقائد میں ہے کہ خدا جس کو پکڑے

(1) وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ

(2) اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(3) مَا كَانَ لِلنبی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ

(4) يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

(5) مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ

(2) وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

(3) فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

(4) قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ

(5) قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ

(6) يَوْمَ يكشف عَنْ سَاقٍ

(1) وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ

(2) وَمَا كُنتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ

اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا و من الناس

غیر اللہ من دون اللہ

ما کان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب

السلام من دون اللہ

غیر اللہ اور من دون اللہ

(2) افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی

عبادی من دونی

(3) وما کان ھذاالقرآن ان یفتری من دون اللہ
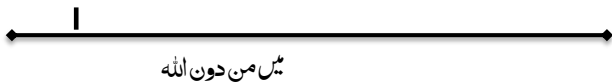
من دون اللہ کا اطلاق جہالت کے سوا کچھ نہیں

من دون اللہ

شیطان بود آنکس که منع سجودت

قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون

قل ما يكون لى ان ابدله من تلقاءِ نفسى

لقد جاءكم من الله نور

کا نور ہونا من حیث الھدایۃ

والنبوۃ

لفظ ''کل

''واوتیت من کل شیء

حضرات کہتے ہیں کہ آصف بن برخیا کے پاس اتنی قوت تھی کہ وہ اتنی دور سے تخت لے آئے تو اس دور کے اولیاء میں کتنی طاقت ہو گی! ہم ان رضا خانیوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں اگر اپنی تفسیر خزائن العرفان کو ہی دیکھ لیتے تو یہ جسارت نہ کرتے۔ مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں:

آصف نے عرض کیا آپ نبی ابن نبی ہیں اور جو رتبہ بارگاہ الٰہی میں آپ کو حاصل ہے یہاں کس کو میسر ہے؟ آپ دعا کریں تو وہ آپ کے پاس ہی ہو گا آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو اور دعا کی اسی وقت تخت زمیں کے نیچے سے چل کر حضرت

صاحب کو دیکھتے

انه

یرا کم ھو وقبیلہ من حیث لاترونہم

؛یعنی انا خیر منه

جگہ لکھتے ہیں:

لاوزیر لہ۔ وہ کسی

یہاں تو مفتی صاحب نے لکھا ہے مگر اپنی کتاب ''شان حبیب

يعلم الله   ولمايعلم الله الذين جاهدوا

فتاویٰ

ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس

السلام کی سانپ بن کر کھاتی تلقف ما یافکون

جگہ لکھتے ہیں:

I

طرف جاتا ہے خیال رہے عبد اور عبدہ بڑا فرق ہے عبد

کا منتظر ہے اور عبدہ

)۔ کلب ہے مگر کلبھم

ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

نہ تھا۔ بلکہ بحکم قرآن رحماء بینھم

کاظہور ہے مگر ذیاب

فی ثیاب۔

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

اعتراض بے جا ہے کیونکہ حضرت تھانوی کے مرید نے بے خود ہو کر خواب میں کلمہ

ب

ع بالغیر کے قائل ہیں۔ جبکہ
فاضل بریلوی نے تو جھوٹ بول کر یہ لکھ دیا کہ دیوبند والے وقوع کذب کے قائل ہیں
جبکہ مفتی صاحب نے فاضل بریلوی کو جھوٹا قرار دے کر ان کو مجرم قرار دیا ہے۔
معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی کے متعلق اکابر نے جو **کذاب** کا لفظ لکھا ہے وہ درست

ابلیس کی نظر تمام جہان پر ہے کہ وہ بیک وقت سب کو دیکھتا ہے اور تمام

یانیوں سے ہمدردی کیو

I

جھگڑا دعا بعد نماز جنازہ کا ہوتا ہے، پھر قل خوانی کا جھگڑا اور اذان علی القبر پر

کرنل انور مدنی لکھتے ہیں:

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

مزید لکھتے ہیں:

متکلم اسلام ایک نظر میں

نام: محمد الیاس گھمن

ولادت: 12-04-1969

مقام ولادت: 87 جنوبی، سرگودھا

تعلیم: حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوہڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

ترجمہ و تفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

تدریس: معہد الشیخ زکریا چپاٹا زمبیا افریقہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مناصب: سرپرست اعلیٰ: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مرکزی ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس

سرپرست: احناف ٹرسٹ

تبلیغی اسفار: ساؤتھ افریقہ، ملاوی، زمبیا، کینیا، سنگاپور، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، یمن، بحرین

تصانیف: عقائد اہل السنۃ والجماعۃ، درس القرآن، نماز اہل السنت والجماعت، صراط مستقیم کورس (مرد و خواتین)، اعتکاف کورس، خطبات متکلم اسلام، مضامین متکلم اسلام، مجالس متکلم اسلام، مواعظ متکلم اسلام، شہید کربلا اور ماہ محرم، قربانی کے فضائل و مسائل، بیس رکعات تراویح، القول الصدیق فی العقائد، اصول مناظرہ، فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ، فرقہ اہلحدیث پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، دعوت اسلامی کا تحقیقی جائزہ، فرقہ سیفیہ کا تحقیقی جائزہ، حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، فرقہ جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ، الہدیٰ انٹرنیشنل کا تحقیقی جائزہ، فضائل اعمال اور اعتراضات کا علمی جائزہ، المہند اور اعتراضات کا علمی جائزہ، خطبات برما، کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ۔

بیعت وخلافت: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر رحمہ اللہ تعالیٰ

امین العلماء، قطب العصر حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

اصلاح وارشاد

خانقاہ اشرفیہ اختریہ، 87 جنوبی، سرگودھا

www.ahnafmedia.com